ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران اعلیٰ
مفتی محمود

۲۱ / ۱۶

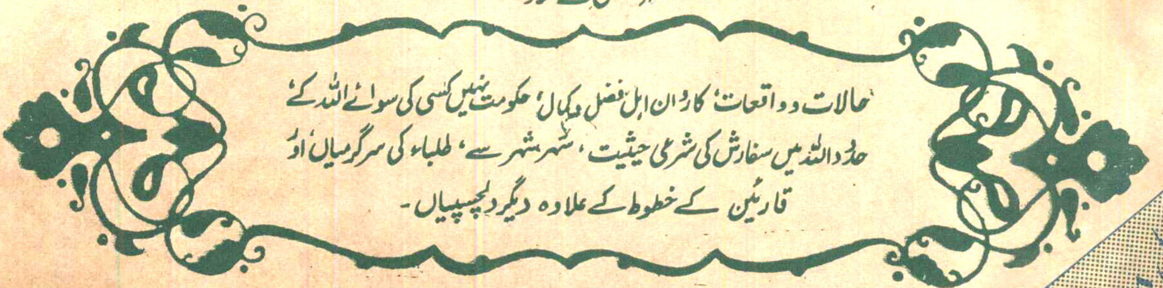


خانہ خدا میں دستی بموں سے حملہ



قومی اتحاد پارلیمانی نظام چاہتا ہے۔

اس کے علاوہ





۲۸ اپریل ۷۸ء ۱۹ جمادی الاول ۹۸ھ
قیمت ایک روپیہ

عبدالصمد صارم

اے قوم!

اے میری قوم صیدِ زبوں، سخرۂ شیطاں ٭ اللہ نگہباں ہے، اللہ نگہباں
دنیا میں نہیں تیری بقا کا کوئی ساماں ٭ وہ تو یہ کہو حضرتِ رحمان ہے رحماں
آپس کی محبّت کا نہیں کوئی بھی امکاں ٭ اور چاہو لڑانا تو لڑانا بہت آساں
اس قوم کی تقدیر بھی ہو جاتی ہے خفتہ ٭ سوئے ہی پڑے رہتے ہوں جب اس کے نگہباں
جس میں ہوں مزیدار سنن ، فرض ندارد ٭ میں ایسی مسلمانی پہ سو جان سے قرباں
کھانے کے لئے گوشت بنایا مجھے مُسلم ٭ اے خالقِ عالم! ترا احسان ہے احساں!
ٹھکرا دو شریعت کو کوئی بات نہیں ہے ٭ کہتا ہے مرا پیر خدا کا ہے یہ فرماں
جو مانے نہ اس بات کو مردود و شقی ہے ٭ نادان ہے، جاہل ہے، سلامت نہیں ایماں
قرآن ہیں دو، آنکھ ذرا کھول کے دیکھو ٭ اک اور بھی قرآن ہے، اک اور بھی فرقاں
پہنچے ہیں بلا واسطہ مولیٰ کے نبی سے ٭ جو معنیٰ تھے الفاظ میں قرآن کے پنہاں
مرشد کو خدا مان کے اللہ کو جانا ٭ توحیدِ حقیقی ہے یہی، ہے یہی ایماں
آمنّا ہر اک بات پہ پیروں کی کہو تم ٭ یہ بات نہ مانی تو رہو گے تہی داماں
ہر پیر ہے بس ظلِّ نبی، ظلِّ الٰہی ٭ ہر پیر بنا بیٹھا ہے جنّت کا نگہباں
بن پیر کے اللہ تلک جا نہیں سکتا ٭ لائے نہ یقیں جو کوئی شیطان ہے شیطاں
یہ قوم گری اوجِ ترقی سے کہاں پر ٭ اے میرے خدا دیدۂ بینا مرا حیراں
ایماں بغیر بنتا نہیں کام جہاں میں ٭ مقدور اگر ہو سکے بن صاحبِ ایقاں
سچ کہتا ہوں اے دوست کہ اس دور کا مسلم ٭ ظاہر میں مسلمان تو باطن میں ہے شیطاں
کرتا ہے بڑے فخر سے ایمان کا دعویٰ ٭ ایمان کی پوچھو تو نہیں خاک بھی ایماں

خون پینے کو تیار ہے ہر بھائی کا بھائی
اے میرے خدا کیسا ہے اس دور کا انساں



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۱۷

جمعۃ المبارک ۲۸ اپریل ۱۹۷۸ء ۱۹ جمادی الاوّل

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ ——— روپے
ششماہی
۲۳ ——— روپے
سہ ماہی ——— ۵۰ء ۱۱ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

بیت علماء اسلام پاکستان



حالات کی نزاکت کو محسوس کیجئے!



قومی حکومت کے قیام کے سلسلے میں پاکستان قومی اتحاد اور موجودہ حکومت کے مابین جو مذاکرات ہو رہے ہیں وہ تادمِ تحریر کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے اور ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق تو پاکستان قومی اتحاد نے اصولی طور پر قومی حکومت میں شمولیت پر اظہار رضامندی کر دیا ہے مگر ابھی تک افہام و تفہیم جاری ہے۔ پاکستان قومی اتحاد اور حکومت اپنا اپنا نکتۂ نگاہ ایک دوسرے کو سمجھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

اس سے قبل پاکستان قومی اتحاد میں شامل جماعتیں باہم دگر بھی افہام و تفہیم کرتی رہی ہیں۔ قومی اتحاد سے تعلق رکھنے والی ایک دو جماعتیں بھی قومی حکومت کے قیام کے حق میں نہیں تھیں جس سے قومی اتحاد میں اختلاف کا اندیشہ تھا۔ اس مسئلہ کو یوں حل کیا جا رہا تھا بلکہ ایک حد تک حل کر لیا گیا تھا کہ جو جماعتیں فی الوقت قومی حکومت میں شمولیت کے حق میں نہیں ہیں وہ قومی حکومت میں جماعتی نمائندگی حاصل نہ کریں اور قومی اتحاد کی وساطت سے قومی حکومت میں شامل رہیں۔ یہ ایسی درمیانی راہ تھی جو این۔ ڈی۔ پی نے بھی قبول کر لی تھی جو قومی حکومت میں شامل ہونے سے سب سے زیادہ کتراتی ہے۔

لیکن اب حالیہ صورت حال یہ ہے کہ این۔ ڈی۔ پی نے دو ٹوک الفاظ میں قومی حکومت سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے جس کے ردِ عمل کے طور پر قومی اتحاد میں اظہار ناراضگی و برہمی کیا جا رہا ہے، حتےٰ کہ پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کو این۔ ڈی۔ پی کے سربراہ جناب شیرباز مزاری سے ٹیلیفون پر رابطے کے بعد یہ بیان دینا پڑا کہ قومی اتحاد باہمی صلاح مشورہ کے بعد جو فیصلہ کرے گا اس میں شامل تمام جماعتوں کو اسے قبول کرنا ہوگا۔ مفتی صاحب نے مزید کہا کہ کسی بھی اہم مسئلے پر فیصلے سے قبل قومی اتحاد میں شامل ہر جماعت کو اپنی رائے کے اظہار کی مکمل آزادی ہے لیکن باہمی مشاورت کے بعد کئے گئے فیصلے کا ہر پارٹی کو احترام کرنا ہوگا اور کوئی جماعت اس اجتماعی فیصلے سے انحراف نہیں کر سکتی۔

اس سلسلے میں مفتی صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ ایک ایسی اصولی بات ہے جس سے قومی اتحاد میں شامل کسی بھی جماعت کو انکار نہیں ہونا چاہئیے مگر جب عمل کی باری آتی ہے تو زبانی اقرار کے باوجود عملاً انکار کیا جاتا ہے۔

یہی کچھ این۔ ڈی۔ پی کی طرف سے حالیہ مسئلہ پر ہوا۔ کسے یاد نہیں کہ جناب شیرباز مزاری جو این۔ ڈی۔ پی کے سربراہ ہیں اس سے قبل اپنے ایک بیان میں کہہ چکے ہیں کہ این۔ ڈی۔ پی اس صورت میں قومی حکومت میں شامل ہو سکتی ہے کہ وہ وزارتوں میں شریک نہ ہو۔

لیکن حالیہ اچانک تبدیلی قومی حلقوں کے لئے ناقابلِ فہم ہے اور پھر ایسے وقت پر جبکہ ملک اور قوم دوراہے پر کھڑے ہوں اس وقت جتنی یکجہتی، یگانگت اور اتحاد کی ضرورت ہے اس سے قبل کبھی نہ تھی۔ پوری قوم نے مل کر ملک کی کشتی کو ساحل مراد تک پہنچانا ہے۔

این ڈی۔ پی کے سربراہ جناب شیرباز مزاری نے اپنے حالیہ بیان میں نمائندہ اور منتخب حکومت

کی بات کی ہے ۔ اس میں قطعاً شک نہیں کہ نمائندہ اور منتخب حکومت ہی ملکی مسائل کو حل کر سکتی ہے اور ایسی ہی حکومت کو بیرونی دنیا کا زیادہ سے زیادہ اعتماد حاصل ہو سکتا ہے ۔ لہٰذا مزاری صاحب کی اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا خصوصاً قومی اتحاد کے رہنماؤں کو تو نمائندہ حکومت سے انکار ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ رہنما مسلسل اسی مقصد کے لئے کوشش کرتے چلے آ رہے ہیں اور گذشتہ تحریک کی ابتدا بھی غیر نمائندہ حکومت کو نمائندہ حکومت میں تبدیل کرنے ہی سے ہوئی تھی ۔

اس حقیقت کو جناب شیر باز مزاری بخوبی جانتے ہیں کہ پاکستان قومی اتحاد کے رہنما جمہوریت اور منتخب حکومت کے لئے کس جانفشانی اور جاں کاہی سے کام کرتے رہے ہیں ۔

مگر بعض غیر ضروری حالات میں کچھ ایسی چیزیں بھی سامنے آتی ہیں جنہیں وقتی طور پر قبول کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ اب کون نہیں جانتا کہ این ۔ ڈی ۔ پی کے رہنما خان عبدالولی خان آمریت کے کٹر دشمن اور مارشل لا کے بہت بڑے مخالف ہیں جیسا کہ ایک جمہوریت پسند سیاستدان کو ہونا چاہیئے مگر اس کے باوجود انہوں نے موجودہ مارشل لا حکومت کی پُر زور تائید کرتے ہوئے دراین حالات مارشل لا کو ناگزیر قرار دیا ۔ اسی طرح انہوں نے انتخاب پر احتساب کو ترجیح دیتے ہوئے پورے ملک میں یہ کہا کہ احتساب پہلے ۔ انتخاب بعد میں ۔

ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ انہیں موجودہ غیر معمولی حالات کے پیش نظر کہنا پڑا ۔ اگر حالات معمول کے مطابق ہوتے تو وہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق مارشل لا کو ضروری قرار نہ دیتے اور نہ ہی انتخاب کے التوا کی مہم چلاتے ۔

جناب شیر باز مزاری اور انکی جماعت سے ہماری دردمندانہ گذارش ہے کہ وہ حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے کوئی ایسا بیان نہ دیں اور کوئی ایسا موقف اختیار نہ کریں جو قومی اتحاد میں رخنہ اندازی کا سبب بن سکے ۔ خدانخواستہ اگر قومی اتحاد کو اس مرحلہ پر نقصان پہنچا تو وہ ایسا نقصان ہو گا جس کی تلافی مشکل ہو جائے گی ، اور مفاد پرست قوتیں موقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے ایک مرتبہ پھر میدان میں نکل آئیں گی ۔ کاش کہ ایسا نہ ہو ۔

مکیہ افتخار فخر

جب عدل کی زنجیر جاگے گی

دیارِ شرک میں توحید کی تنویر جاگے گی

"زمانے میں صدائے نعرۂ تکبیر جاگے گی"

اُجالے پھیل جائیں گے زمانے میں صداقت کے
شبِ غم کاٹنے والوں کی بھی تقدیر جاگے گی

اگر نافذ ہو پاکستان میں آئینِ قرآنی
تو پھر اہلِ وطن کی عزت و توقیر جاگے گی

گلستاں پاک ہو جائے گا جب تخریب کاروں سے
تو ذرہ ذرہ میں پھر خواہشِ تعمیر جاگے گی

مثل مشہور ہے حالت کبھی یکساں نہیں رہتی
وہ دن بھی آئے گا جب عدل کی زنجیر جاگے گی

دعاؤں کو مگر پرواز بھی اب ملنے والی ہے
دعائیں رنگ لے آئیں گی جب تاثیر جاگے گی

سرِ فاراں جو اک فخرِ دو عالم نے سنایا تھا
وہی اعلان گونجے گا وہی تقریر جاگے گی

شیخ یعقوب

ہم حکومت برائے حکومت کے حق میں نہیں

اتحاد میں شامل بہت کم جماعتیں نمائندگی کی خواہشمند ہیں

ہمارے مقاصد میں حکومت کرنے کی جگہ ملک و ملت کے مفادات کی حفاظت ہے

قومی اتحاد اپنے منشور میں پارلیمانی نظام کے نفاذ کی حمایت کر چکا ہے۔

احتساب کا عمل بہت سست ہے، اس رفتار سے شاید بیس سال میں بھی یہ مکمل نہ ہو پائے، اسے تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ مفتی محمود

جمعیۃ علمائے اسلام ملتان شہر کے امیر حاجی حق نواز کی صاحبزادی کا نکاح حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ایک سادہ اور پُر وقار مجلس میں پڑھایا۔ مفتی صاحب نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ نکاح کی یہ تقریب مسجد میں ہے اور کوئی خلاف شرع رسم یا حرکت اس میں شامل نہیں۔ اصل دین یہی ہے کہ ہر کام اسی طریق سے کیا جائے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ اور تعلیمات سے ثابت ہو۔

روزہ اور نماز

اسلامی عبادات میں نماز اور روزے کی بڑی اہمیت ہے مگر سال میں پانچ دن روزہ رکھنا گناہ ہے۔ طلوع کے وقت نماز کی اجازت نہیں۔

مسلمان کا ہر عمل وہی ہونا چاہیئے جو سنّت سے ثابت ہو۔ شادی بیاہ کی رسومات کا ایسا بوجھ ہے کہ جتنا بڑھاؤ بڑھتا چلا جائے گا اور معاشرہ اس بوجھ سے دب کر رہ جائے گا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اس موقع پر غیر شرعی اور غیر ضروری رسومات کو ترک کر دیا گیا ہے۔ آپ کی محبت عقیدت اور خلوص سے بھی میں بہت خوش ہوں، اگر یہ ضروری نہ تھا کہ اس تقریب میں میری شرکت کو لازم قرار دیا جاتا۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ مجھے اسلام آباد بھی جانا پڑا ہے۔ میں آپ کی خوشنودی کے لئے ملتان کے راستہ سے آگیا۔

حاجی حق نواز اور ان کے اہل خاندان کی خواہش تھی کہ حضرت مفتی صاحب تقریب نکاح میں شریک ہوں۔ ٹیلیفون پر رابطہ قائم ہوا تو حضرت مفتی صاحب نے اجازت دے دی کہ میں ملتان آجاؤں گا۔ پروگرام بنا لیا جائے۔

حافظ نور احمد الرحیمی اور راقم ۱۲ اپریل کو تھل ایکسپریس سے ڈیرہ پہنچے۔ سرراہ شیخ عزیز الرحمن مل گئے۔ بہت مہربانی اور شفقت سے پیش آئے اور خواجہ زاہد کے مکان پر پہنچا دیا۔

سرحد کے مسائل

ہم نے خواجہ زاہد سے سرحد کے مسائل معلوم کئے۔ زاہد نے بتایا کہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ پانی ہے۔ دریائے سندھ کا پانی ۲۵ لاکھ کیوسک سمندر میں جا گرتا ہے جبکہ ہماری ضرورت ۱۵ لاکھ کیوسک ہے۔ اس پانی سے صوبہ سرحد کو محروم رکھا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پانی کی تقسیم کا مسئلہ ہے۔ حالانکہ ماضی میں یہ مسئلہ سیاسی مفادات کی نذر ہو کے رہ گیا تھا۔ اگر پانی کم ہوتا تو کوئی مسئلہ پیدا ہوتا۔ صوبہ سرحد تو اس پانی سے سیراب ہو سکتا ہے جو سمندر میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اس ۱۵ لاکھ کیوسک پانی سے صوبہ سرحد کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ ہمارے بنجر زمین لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ ہم غذائی مسئلہ میں خود کفیل ہو جائیں گے اور جو غلہ پنجاب سے خرید کرتے ہیں اس سے پنجاب کے لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور عوام کو غذائی اجناس ارزاں میسر ہوں گی۔ لوگ خوشحال ہوں گے اور نہ صرف ہم بلکہ پاکستان مضبوط ہو گا۔ چشمہ کینال کا منصوبہ مکمل ہو جانے پر نہ صرف صوبہ سرحد ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ بھی سیراب ہو گی اور اس علاقے کے لوگ بھی خوشحال ہوں گے۔ ہم جنرل ضیاء الحق کے شکر گزار کہ انہوں نے چشمہ رائٹ بینک کینال کی منظوری فرمائی۔ ضرورت ہے کہ اس منصوبے میں روایتی سرخ فیتہ کی سست روی کو داخل نہ ہونے دیا جائے۔

ہمارے دوسرے مسائل میں تیل، معدنیات تمباکو اور بجلی کا مسئلہ ہے۔ ہمارے پہاڑوں

میں جواہرات کی کانیں ہیں۔ اگر کسی منصوبہ بندی سے کام لیا جائے تو اس آمدن سے صوبہ سرحد ہی نہیں پاکستان کی معیشت میں انقلاب آسکتا ہے۔ تیل کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے مگر حکومت موہوم خدشات اور عالمی پیچیدگیوں کے خود ساختہ مفروضہ کے جال میں پھنس کے رہ گئی ہے۔ ملک ہمارا ہے اور تیل بھی ہمارا پھر کیوں اس دولت سے ملک کو محروم کیا جا رہا ہے؟

تمباکو پر جو ٹیکس ہے وہ مرکزی حکومت وصول کرلیتی ہے۔ صرف تمباکو سے اسی کروڑ روپے مرکزی حکومت وصول کرتی ہے اور بیس کروڑ روپے صوبہ کی امداد مرکز سے ازراہ عنایت فرمائی جاتی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ مرکزی حکومت تمباکو ٹیکس کو صوبائی قرار دے۔ اسی طرح کا معاملہ بجلی کا ہے۔ بجلی کی لاگت صوبہ سرحد میں پانچ پیسے فی یونٹ ہے اور پنجاب میں ۲۵ پیسے۔ ہمارے بجلی گھروں کو ملتان اور دوسرے بجلی گھروں سے ملا دیا گیا ہے اس طرح صوبہ سرحد کے لوگوں سے بھی زیادہ چارج کیا جاتا ہے۔

لوہا اور فولاد

ہمارے کوہساروں میں لوہا بھی موجود ہے۔ پتھروں کو ریلوے کے ذریعے کراچی لے جایا جاتا ہے اور بیس پچیس فی صد لوہا نکال کر باقی پتھر سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ باربرداری کا خرچ پڑا سو فیصد اور لوہا میسر آیا بیس پچیس فی صد اور پھر یہ لوہا دوبارہ ٹرکوں اور ریلوے کے ذریعہ اندرون ملک بھیجا گیا۔ اسطرح دوبارہ کرایہ بھی پڑا اور محنت بھی ضائع ہوئی۔ وقت بھی زیادہ صرف ہوا۔ اگر فولاد کی مل ڈیرہ اسمٰعیل یا پشاور میں لگائی جاتی تو علاقہ کے لوگ خوشحال ہوتے۔

ہمارے مزدور جو کراچی جا کر محنت کرتے ہیں ان کو صوبہ سرحد میں بھی کھپایا جا سکتا ہے۔ اگر لوگوں کو اپنی جگہ مزدوری مل جائے تو ان کو کیا ضرورت ہے کہ گھر سے ہزار میل دور جا کر اپنی زندگی کھپائیں۔

کون ہے جسے گھر پر روزی ملے اور وہ گھر سے باہر روزی تلاش کرے۔ یہ بھی ثابت اور حقیقت ہے کہ صوبہ سرحد کا مزدور اپنی صلاحیتوں کے لحاظ سے اول حیثیت کا مالک ہے۔

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ایک بڑا مسئلہ دریائے سندھ پر پل بنانے کا ہے۔ ایوب خاں سے بھٹو خاں کی حکومتوں میں منصوبے بنتے رہے موجودہ حکومت بھی اس مسئلہ سے واقف ہے۔ گرمیوں میں ضلع ملک سے کٹ کر رہ جاتا ہے کشتیوں کا پل جو دریا خاں کے قریب بنایا جاتا ہے ۱۵ اپریل سے ختم کر دیا جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں تونسہ کے قریب سانگھڑ ندی سے پانی آجانے سے ڈیرہ ضلع جزیرہ بن کے رہ جاتا ہے اور اسطرح لوگ جسقدر پریشان ہوتے ہیں اس کا اندازہ آسان نہیں۔

سردیوں میں بھی دریا خاں سے ڈیرہ تک بار بار بس سے اترنے اور چڑھنے کی دقت رہتی ہے اور گرمیوں میں تو جہاز میں سارا دن اکثر ضائع ہو جاتا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ دریائے سندھ پر پل بنایا جائے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی آمد

ساڑھے دس بجے حضرت مفتی صاحب تشریف لے آئے۔ مدرسہ نعمانیہ میں بہت سے لوگ اور جماعتی کارکن جمع ہوگئے۔ پریس نمائندے بھی آئے۔ بہت سے ملکی اور مقامی مسائل پر تبادلہ خیال ہوا۔

ایک بجے ملتان کے لئے روانگی تھی۔ ملتان ہوائی اڈہ پر لوگوں نے مفتی صاحب کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ مقامی اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا ہم کسی بے مقصد حکومت میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔ احتساب کا عمل جلد مکمل کیا جائے۔ کرسی ازم کے حامی لوگوں کی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔

قومی حکومت کے قیام کا سب سے بڑا مقصد ملک میں جمہوریت کی بحالی اور جلد از جلد عام انتخابات کرانا ہے۔ اس مسئلہ پر اتحاد میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی قومی حکومت میں شامل ہونے والے نمائندوں کے انتخاب پر کوئی اختلاف ہے۔ اتحاد میں شامل بہت کم جماعتیں نمائندگی کی خواہشمند ہیں۔ ہمارے مقاصد میں حکومت کرنا نہیں بلکہ ملک و ملت کے مفادات کی حفاظت ہے۔ اگر موجودہ لاینحل مسائل حل کرنے میں ہم مددگار ثابت ہوں تو یہ اچھی بات ہے۔ ہم حکومت برائے حکومت کے حق میں نہیں۔ قومی اتحاد اپنے منشور میں پارلیمانی نظام کے نفاذ کی حمایت کر چکا ہے۔ ملکی آئین میں بھی یہ بات طے پا چکی ہے۔ اس لئے طے شدہ مسائل کو دوبارہ چھیڑنے سے مسائل مزید الجھیں گے۔ ملک میں یہ خطرناک رجحان پایا جاتا ہے کہ جو حکومت آئے اس کی حمایت کی جائے۔

احتساب کا عمل

حکومت نو ماہ کے عرصے میں نو افراد کا بھی احتساب مکمل نہیں کر سکی۔ مجموعی طور پر ۹۰۰ میں سے ۴۵۰ افراد کا احتساب ہونا ہے۔ یہ عمل اتنا سست ہے کہ اگر موجودہ رفتار سے جاری رہا تو شاید بیس سال میں بھی مکمل نہ ہو سکے گا۔ اس لئے اس عمل کو تیز کرنے کی ضرورت ہے لیکن انصاف کے تقاضے بھی ساتھ ہی پورے ہونے چاہئیں ضرورت ہے کہ احتساب کی ایک حد اور مدت مقرر کر دی جائے اور اس پر پوری کوشش اور سختی سے عمل کیا جائے۔

جمعہ کی صبح نوابزادہ نصراللہ خاں صاحب تشریف لائے۔ دونوں رہنماؤں نے ایک گھنٹہ تک علیحدگی میں مذاکرات کئے اور موجودہ مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔ نوابزادہ نصراللہ خاں نے راولپنڈی جانے سے معذوری کا اظہار کیا۔

ایک گھنٹہ کی گفتگو کے بعد دوست احباب اپنے محبوب رہنماؤں کے گرد جمع ہوگئے۔ نوابزادہ صاحب نے بتایا کہ موجودہ صورت حال میں ہم حکومتی ذمہ داریوں کو قبول نہیں کر سکتے حکومت کو چاہئیے کہ وہ انتخابات کی تاریخ کا اعلان کرے۔ وزیر بننے کا ہمیں کوئی شوق نہیں۔ کل کی ملاقات میں کوئی بات طے ہونا ممکن بھی نہیں۔ مسائل بہت طویل اور تفصیل طلب ہیں۔ جنرل صاحب کی واپسی پر مذاکرات تفصیلاً ہوں گے۔

دونوں رہنما کھانے کے لئے حاجی محمد یعقوب جالندھری کے مکان فیضی روڈ، الکو منڈی چوک تشریف لے گئے اور نماز جمعہ حضرت مفتی صاحب نے گلگشت جامع مسجد میں پڑھائی۔

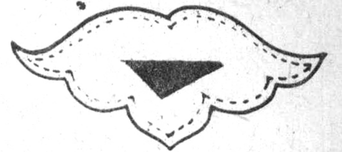
یہ مسجد مدرسہ قاسم العلوم کے زیر اہتمام ہے

باقی صفحہ ۹ پر

برمی مسلمانوں کی حالتِ زار

اور

عالمِ اسلام کی ذمہ داری



بعض اخباری اطلاعات کے مطابق برما میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات ایک بار پھر تنگ کر دیا گیا ہے اور انہیں وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے تین کونسلروں نے برمی حکومت کے نام ایک عرضداشت میں مطالبہ کیا ہے کہ برمی مسلمانوں کا قتلِ عام فوراً بند کیا جائے۔ ان کونسلروں کا کہنا ہے کہ برما کے صوبہ اراکان میں گذشتہ تیس برس سے مسلمانوں پر مسلسل مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور انہیں حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ کا سفر کرنے حتیٰ کہ خود برما میں بھی آزادی کے ساتھ چلنے پھرنے کی اجازت نہیں ہے اور برمی مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد عملاً نظر بند ہو کر رہ گئی ہے۔

ان اطلاعات سے برما کے مظلوم مسلمانوں کی حالتِ زار کی جو عکاسی ہوتی ہے اس سے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ برما میں مسلمان قوم کے وجود اور تشخص کو ختم کرنے کی ایک منظم کوشش کی جا رہی ہے اور یہ بات پورے عالم اسلام بالخصوص رابطہ عالم اسلامی، مؤتمر عالم اسلامی اور دیگر مسلم عالمی اداروں کی فوری اور مؤثر توجہ کی مستحق ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے صرف تین کونسلروں کا برمی حکومت کو عرضداشت بھجوا دینا ایک مستحسن کارروائی ہونے کے باوجود ناکافی اقدام ہے اور ہم رابطہ عالم اسلامی کے راہنماؤں سے گذارش کریں گے کہ وہ اس سلسلہ میں مؤثر اور ٹھوس قدم اٹھائیں تاکہ برما کے مظلوم مسلمانوں کو وحشیانہ مظالم سے نجات دلائی جا سکے۔

پہلا ٹیسٹ ٹیوب بچہ:

اے۔ ایف۔ پی کے مطابق دنیا کا سب سے پہلا "ٹیسٹ ٹیوب بچہ" جولائی میں جنوب انگلستان کے شہر اولڈم میں پیدا ہوگا۔ تفصیلات کے مطابق انسانی بیضے کی رحم مادر سے باہر پرورش کا یہ تجربہ دو ڈاکٹروں نے انجام دیا ہے جس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کا کامیاب تجربہ کرنے والا انسانی ذہن اب نسل انسانی کو مصنوعی نسل کشی کے تجربات سے گزارنے کے درپے ہے اور یہ بات انسانی ذہن کی بوالعجبی کا ایک عجیب و غریب نمونہ ہے۔

انسان کو خالق حقیقی نے عقل و ذہانت کی وافر دولت عطا فرمائی ہے مگر جب انسان اس خداداد کا غلط استعمال کرنے لگتا ہے تو خود عقل و دانش بھی اپنے غلط استعمال پر چیخ اٹھتی ہے۔ آج دیکھئے انسانی دماغ نے خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر عالم انسانی کو ترقی کی انتہائی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے لیکن یہ ترقی جہاں انسانی معاشرہ کو زندگی کی سہولتیں فراہم کرتی نظر آتی ہے وہاں انسان کی اجتماعی ہلاکت کے اسباب فراہم کرنے کا پرچم بھی اسی ترقی کے ہاتھ میں ہے اور انسانی دماغ آج اس ترقی پر خوش ہو رہا ہے کہ اس نے ایسا بم ایجاد کر لیا ہے جو عمارات وغیرہ کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر انسانی آبادی کو موت کے گھاٹ اتار دیگا۔

انسانی ذہن کی اسی کج روی کے باعث فطرت نے اسے کچھ حدود و قیود کا پابند بنایا ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ انسان نے فطرت کی ان حدود و قیود کو جب بھی پھلانگا ہے تباہی و ہلاکت کے سوا اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔

مصنوعی نسل کشی کا مذکورہ سلسلہ بھی فطرت سے انحراف ہی کی ایک کوشش ہے اور اس نسل انسانی کی تذلیل و تحقیر بھی جسے اللہ تعالےٰ نے شرافت و کرامت کے اعلیٰ ترین مقام سے نوازا ہے۔ معلوم نہیں انسان کا مجرد ذہن اشرف المخلوقات کو تذلیل و تحقیر کے کون کون سے مراحل سے گذارنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے مگر اللہ تعالےٰ سے خصوصی کرم کی درخواست کے سوا اس موقع پر اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

شملہ معاہدہ کی خفیہ شق :

بھارتی وزیر خارجہ مسٹر اٹل بہاری باجپائی نے گذشتہ روز پارلیمنٹ میں انکشاف کیا کہ شملہ معاہدہ کے موقع پر سابق وزیراعظم مسز اندرا گاندھی اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے مابین خفیہ سمجھوتہ بھی ہوا تھا مگر مسٹر باجپائی نے اس سلسلہ میں خفیہ دستاویزات کو منظر عام پر لانے سے انکار کر دیا ہے ۔

شملہ میں اندرا بھٹو خفیہ معاہدہ کے چرچے کافی عرصے سے سننے میں آرہے تھے مگر سرکاری طور پر مسٹر اٹل بہاری باجپائی کے اس انکشاف کے بعد اب اس سلسلہ میں کچھ شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ گئی ۔

ادھر معروف کشمیری راہنما سردار عبدالقیوم خان کے نائب سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ ان کے بقول یہ خفیہ سمجھوتہ کشمیر میں کنٹرول لائن کو بین الاقوامی سرحد تسلیم کرنے کے بارے میں تھا جسے کشمیری عوام قبول نہیں کریں گے ۔

اتنی بات تو طے ہے کہ شملہ میں مسز اندرا گاندھی اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے درمیان ایک خفیہ سمجھوتہ بھی طے پایا تھا۔ اب خواہ یہ کشمیر کے بارے میں ہو یا کسی اور مسئلہ کے سلسلہ میں بہرحال حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام کے لیے یہ ایک استفہامیہ نشان ہے کہ یہ خفیہ سمجھوتہ کیا تھا؟ اور اس کے اثرات، دونوں ملکوں کے تعلقات اور مستقبل پر کیا ہو سکتے ہیں؟

اس موقع پر جبکہ سلال بند کے معاہدہ کے بعد پاک بھارت تعلقات میں مثبت پیشرفت دیکھنے میں آرہی ہے اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق غالباً جون میں بھارت کا سرکاری دورہ کرنے والے ہیں ہم دونوں حکومتوں سے گذارش کریں گے کہ وہ جہاں کھلے دل کے ساتھ باہمی تنازعات کو سمیٹنے کی طرف قدم بڑھائیں گے وہاں مذکورہ بالا خفیہ سمجھوتے کے بارے میں بھی "سسپنس" کو ختم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ تجسس اور شکوک وشبہات ہی ہمیشہ تعلقات کے معمول پر آنے میں رکاوٹ بنا کرتے ہیں ۔

جنرل محمد ضیاء الحق کا کامیاب دورہ :

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق سعودی عرب کے دورے سے واپس آگئے ہیں اس دورہ کے موقع پر سعودی عرب کے شاہ خالد اور ان کے رفقاء نے پاکستانی حکمران اور ان کی ٹیم کا جس گرم جوشی سے خیر مقدم کیا وہ پاکستان اور پاکستانی عوام کے ساتھ ان کی لازوال محبت کا مظہر ہے اور بالخصوص سعودی عرب کی طرف سے پاکستانی حکومت کے ان اقدامات کی تحسین کے مترادف ہے جو وہ سابقہ حکومتوں کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں کا دائرہ تنگ کرنے کی غرض سے کر رہی ہے ۔

ہم جنرل محمد ضیاء الحق کو ان کے دورۂ سعودی عرب کی شاندار کامیابی پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے پاکستان، پاکستانی عوام اور اسلامی نظام کے لئے ان کے جذبہ کی تحسین و توقیر کرنے پر سعودی عرب کے شاہ خالد کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے لئے جدوجہد کرنے والے عناصر کو ملت اسلامیہ کے روحانی مرکز سعودی عرب کی پشت پناہی ہمیشہ حاصل رہے گی اور دونوں ملکوں کے عوام کے برادرانہ تعلقات دن بدن ترقی کرتے رہیں گے ۔

بقیہ :- ملتان کی ڈائری

درسگاہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جانے کے بعد مدرسہ قاسم العلوم کو اس جگہ تبدیل کر دیا جائے گا۔ اساتذہ کی رہائش گاہیں۔ طلباء کے لئے ہوسٹل اور تعلیم کے لئے جدید طرز پر کمرے بنائے جا رہے ہیں ۔

مسجد کی تعمیر کمیٹی کی طرف سے پھل اور چائے پیش ہوئی۔ تعمیر کے مسئلہ پر تبادلۂ خیال ہوا اور سوالات کے جواب دیئے گئے ۔

تعمیراتی کمیٹی کی طرف سے اہل وطن سے اپیل ہے کہ مدرسہ کی تعمیر کے سلسلہ میں دل کھول کر امداد کریں تاکہ قاسم العلوم کو نئی عمارت میں تبدیل کیا جا سکے ۔ موجودہ جگہ بہت کم ہے ۔ صرف درجہ قرآن کی تعلیم اسی جگہ ہوگی اور مکتب کے طلباء جدید عمارت میں چلے جائیں گے ۔

ملک سے باہر گئے حضرات سے بھی درخواست ہے کہ تعمیر مدرسہ میں اعانت فرمائیں حضرت مفتی صاحب اپنی گوناگوں مصروفیات، ملی اور قومی خدمات کی وجہ سے زیادہ وقت اور توجہ اس طرف مبذول نہیں کر پاتے جب کہ بحیثیت مہتمم مدرسہ ان کی ذمہ داریاں بہت وسیع ہیں ۔ اہل خیر حضرات کو از خود تعمیراتی فنڈ میں اتنی رقم جمع کرا دینی چاہیئے کہ کسی اپیل کی ضرورت نہ رہے ۔

خاص اعلان

"شہر شہر سے" کے صفحات میں صرف وہی خبریں اور کارروائیاں شائع کی جاتی ہیں جو مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے لیٹر پیڈ پر لکھی گئی ہوں۔ نیز یہ کہ آخر میں امیر، ناظم عمومی یا ناظم نشریات کے دستخط اور جمعیۃ کی مہر ثبت ہونا ضروری ہے۔ سادہ کاغذ پر اور بغیر دستخط ومہر کے کوئی خبر، انتخاب اور کارروائی شائع نہیں کی جائیگی۔

ہر قسم کا
سامان کریانہ
تھوک و پرچون سستے داموں خریدنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں۔
پروپرائٹر : حاجی محمد سلیمان
نادر شاہ بازار، بہاولنگر

خانۂ خدا میں دستی بموں سے حملہ

ضلع پنجگور میں افسوسناک واقعہ

حملہ آور "ذکری فرقہ" سے تعلق رکھتے ہیں۔ تبلیغی جماعت نے تھانہ میں پرچہ درج کروانے سے انکار کر دیا۔

"تبلیغی جماعت" سے تو ہر خاص و عام واقف ہے اور کوئی قصبہ، دیہات ایسا نہیں کہ جس میں جماعت کے افراد نہ پہنچتے ہوں۔ بلوچستان میں بھی اس جماعت نے تبلیغ کے کام کو کافی بڑھایا ہے۔ حتیٰ کہ بلوچستان کے لق و دق صحراؤں میں پہنچ کر انہوں نے اس عظیم فریضہ کو سرانجام دیا ہے اور ہنوز یہ کام زور و شور سے جاری ہے۔ اسی سلسلے میں تبلیغی جماعت کا ایک وفد خضدار سے چلا اور پنجگور پہنچا۔ جماعت کی تشکیل ضلع پنجگور (مکران ڈویژن) کے لئے ہوئی تھی۔ یہ جماعت اپنی اصلاح۔ اپنے مسلمان بھائیوں تک یہ عظیم دعوت پہنچانے، اپنے خرچ پر، اپنا بستر اپنے کاندھوں پر اٹھائے مکران کے صحراؤں اور میدانوں میں نکلی تھی۔ پنجگور پہنچنے کے بعد یہ جماعت مقامی آبادی کے لوگوں کو ساتھ لے کر "زامران" کے شہر "مرغوتی" پہنچی۔ بعد نماز عصر مقامی لوگوں کو ان کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لئے مسجد میں دعوت دی جسے تبلیغی اصطلاح میں گشت کہا جاتا ہے۔ مسجد میں کافی لوگ جمع تھے۔ بعد نماز مغرب بیان ہوا۔ یہ پاکیزہ مجلس عشاء کی نماز تک جاری رہی۔ نماز عشاء کے لئے صفیں آراستہ کی گئیں۔ امام مسجد مولانا عبدالغنی صاحب محراب پر پہنچے۔ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع فرمائی۔

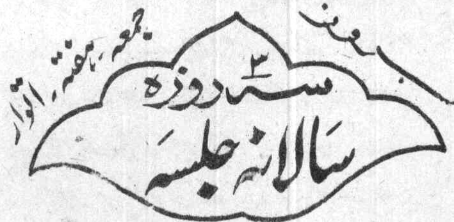
بعد از قرأۃ کی ابتدا کی۔ ابھی الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں) ہی کہہ پائے تھے کہ ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ایک دستی بم محراب کے قریب پھٹا۔ محراب کے قریب رکھی ہوئی لالٹین ریزہ ریزہ ہو گئی۔ اسی اثناء میں ایک اور دستی بم مسجد کے برامدے میں دھماکہ سے پھٹا۔ دو دستی بموں کے بعد ۱۰ - ۱۵ منٹ تک اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ حملہ آور اس کارروائی کے بعد مطمئن ہو کر فرار ہو گئے کہ دو دستی بموں اور اس کے بعد اندھا دھند فائرنگ سے کوئی بھی زندہ نہ بچا ہوگا مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ پہلی صف کے چند افراد زخمی ہو گئے جن میں عشاء کی نماز پڑھانے والے امام، مولانا عبدالغنی بھی شامل تھے۔ زخمیوں کو "زامران" سے پنجگور لایا گیا اور سول ہسپتال پنجگور میں طبی امداد دی گئی مگر سول ہسپتال کے عملہ نے زخمیوں پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی بلکہ انتہائی بے پروائی کا ثبوت دیا۔ پنجگور سے مجروحین میں سے چھ افراد کو سول ہسپتال کوئٹہ منتقل کیا گیا۔ امام صاحب مولانا عبدالغنی کے پیٹ میں۔ ماسٹر محمد ہاشم کے ٹانگ اور اللہ بخش کے پاؤں میں بم کا ٹکڑا لگا جو کہ اندر رہ گیا۔ رضا محمد کے بھی پاؤں میں زخم آئے۔ عبداللہ نامی ایک شخص کے گردن میں گولی لگی اور دوسری جانب سے نکل گئی۔ محمد حسین کی ران زخمی ہو گئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ تمام کارستانی "ذکری فرقہ" کے افراد کی ہے اور اس واقعہ میں تقریباً ۱۲- افراد ملوث تھے۔ مگر اس واقعہ کے بعد بھی تبلیغی جماعت والوں نے پولیس میں رپورٹ درج کرنے سے انکار کر دیا کہ ہم کسی کے خلاف پرچہ درج نہیں کرائیں گے تاہم مقامی انتظامیہ نے اپنے طور پر مقدمہ درج کر لیا ہے۔ "ذکری فرقہ" اس سے قبل بھی اشتعال انگیز کارروائیاں کرتا رہا ہے، مگر ملک و ملت اور پاکستان کے ان حالات میں بلوچستانی مسلمان عوام نے انتہائی صبر و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔ کوئٹہ سول ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کے لئے لوگوں کا تانتا بندھا۔ دیگر لوگوں کے علاوہ جمعیۃ علماءِ اسلام بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد صاحب نے بھی زخمیوں کی عیادت کی اور انہیں ہر قسم کے امداد و اعانت کا یقین دلایا۔ صوبائی امیر کے حکم پر جمعیۃ علماءِ اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری حاجی محمد زماں خان اچکزئی نے صوبائی چیف سیکرٹری راجہ خاں سے ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے تاکہ بلوچستان کے حالات بدستور پرسکون رہ سکیں۔ چیف سیکرٹری صاحب نے فوری کارروائی کا وعدہ فرمایا۔

خضدار:

گذشتہ دنوں خضدار میں بی۔ ایس۔ او کے چند طلباء کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ان پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے قابل اعتراض نعرے لگائے تھے۔ بی۔ ایس۔ او خضدار زون کے انتخابات کے بعد بتقریب حلف برداری کے موقع پر چند طلباء نے قابل اعتراض نعرے لگائے تھے ان کو گرفتار کر کے خضدار تھانے میں رکھا گیا تھا۔

سرکاری پریس نوٹ کے مطابق طلباء نے جلوس نکالا اور تھانے کا گھیراؤ کیا اور پولیس سے رائفلیں چھیننے کی کوشش کی جس کی وجہ سے بھری ہوئی رائفلوں سے گولیاں چلیں جس سے ایک ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

طلباء نے کوئٹہ اور صوبہ کے دوسرے علاقوں میں کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ این۔ ڈی۔ پی بلوچستان کے صدر محمود عزیز کرد کا ایک بیان مقامی اخبار جنگ میں شائع ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ کرد صاحب نے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو تار دیا ہے کہ نہتے طلباء پر فائرنگ کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اسی اثناء میں طلباء کی متعدد تنظیموں نے ایک ایکشن کمیٹی بنائی اور طلباء تنظیموں کی جانب سے اس افسوسناک واقعہ کی مذمت کی گئی۔ لیکن بلوچستان کے مارشل لاء حکام انتہائی تدبر اور فراست کا مظاہرہ کیا خصوصاً مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون ڈی جنرل غلام محمد نے فائرنگ میں ملوث ایس۔ ایچ۔ او اور دوسرے افسران کو معطل کر دیا اور بذریعہ "ہیلی کاپٹر" خضدار تشریف لے گئے۔ اور مارشل لاء حکام نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ طلباء کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا اور ان کو تلقین کی کہ وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ اس طرح حالات پر قابو پا لیا گیا۔ سیاسی، سماجی حلقوں نے مارشل لاء حکام کی اس کارروائی کی تعریف کی ہے۔



خوش خبری

اگر آپ کے ہاں اولاد نہ ہو۔ یا بچے ضائع ہوتے ہوں تو **تعویزات** کے ذریعہ ہم اس کا علاج کرتے ہیں

بفضلہ تعالیٰ تعویزات سو فی صد مجرب ہیں نیز بانجھ پن اور درد ریح کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔

آج ہی خط و کتابت کریں

ضرور تشریف لائیں

جوابی لفافہ بھیجنا ضروری ہے!

مولوی رشید احمد عامل روحانیات

فقیر والی

معرفت قاسم نیوز ایجنسی اڈا ڈاہراں ضلع بہاولنگر

بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ

سہ روزہ سالانہ جلسہ

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء

بمقام مدرسہ عربیہ دار الفرقان شوران۔ بلوچستان

زیر صدارت

حضرت العلوم مولانا محمد شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف، امیر جمعیۃ علماء اسلام، صوبہ سندھ

جس میں فقید المثال علماء کرام و مشائخ عظام جلوہ افروز ہوں گے۔ (انشاء اللہ)

- ولیٔ کامل پیر طریقت حضرت مولانا عبد الکریم صاحب قریشی مدظلہ، بیر شریف (لاڑکانہ)
- مجاہد ملت حضرت مولانا الحاج ابو الاسعد استاذ محمد امین صاحب مدرس مدرسہ عربیہ جامعہ دار الہدیٰ ٹھیڑی (خیرپور میرس)
- فصیح البیان مناظر اسلام حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دینپوری، صدر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت پاکستان
- قاطع الشرک والبدعت حضرت مولانا نصر اللہ صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ دار الفیوض زہری (خضدار بلوچستان)
- مجاہد ملت حضرت مولانا سید امام الدین شاہ صاحب مہتمم مدرسۃ عربیہ و مدنیہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام
- فاضل نوجوان حضرت مولانا اللہ بخش صاحب مدرس مدرسہ ہذا (ضلع کچھی بلوچستان) (و خطیب مرکزی جامعہ فرقانیہ سگورال)

اراکین مدرسہ عربیہ دار الفرقان

رجسٹرڈ وجماعت مرکزی جامع مسجد فرقانیہ

شوران، تحصیل سنی (کچھی) بلوچستان

مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

اے میرے خدا کیسا تھے اس دور کا انسان!

تلامذہ حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی مہاجرؒ

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے بعد ۱۸-۱۹ سال تک دہلی کے اندر شمع درس و تدریس کو روشن رکھا اور حبب ۱۲۵۸ھ میں ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے تو وہاں بھی یہ سلسلۂ فیض جاری رہا مگر دو تین سال کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔ ہندوستان اور حجاز میں آپ کے تلامذہ کی یقیناً ایک کثیر تعداد ہوگی مگر آپ کے تلامذہ میں جو مشہور و معروف شخصیتیں ہیں اور تاریخ و تذکرہ کی کتابوں سے جن کے حالات معلوم ہو سکے ہیں ان کو یکجا جمع کرنے کی ضرورت تھی۔ احقر نے مناسب سمجھا کہ حضرت شاہ صاحب کے تذکرے کے بعد (جو الفرقان کے گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے) ان کے تلامذہ کا بھی تذکرہ کر دیا جائے۔ آپ کے تلامذہ میں چند حضرات کی تو مستقل سوانح عمریاں لکھی جا چکی ہیں۔ مثلاً حضرت قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتیؒ کے حالات میں "تذکرہ رحمانیہ*" مؤلفہ قاری عبدالحلیم انصاری پانی پتیؒ، سوانح عمری حضرت مولانا شیخ محمد تھانویؒ مؤلفہ حکیم محمد عمر چرتھاولیؒ اور "الحیاۃ بعد المماۃ" سوانح عمری سید نذیر حسینؒ محدث دہلویؒ مؤلفہ قاضی منظفر حسین منظفر پوریؒ۔

میں نے حضرت شاہ محمد اسحٰقؒ کے تلامذہ کے حالات میں اختصار کو مدنظر رکھا ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ کوئی ضروری بات چھوٹنے نہ پائے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:۔

نزہۃ الخواطر جلد ہفتم و ہشتم

تذکرۃ الصالحین المعروف بہ تذکرہ رحمانیہ

مقالات طریقت تذکرہ علمائے ہند فارسی مؤلفہ مولانا رحمان علی۔

سوانح عمری مولانا شیخ محمد تھانویؒ

ترجمہ تذکرہ علمائے ہند مرتبہ محمد ایوب قادری

تذکرہ مشاہیر کاکوری مؤلفہ مولانا حافظ محمد علی حیدر علوی کاکورویؒ

تذکرہ کاملان رامپور

تراجم علمائے اہلحدیث مؤلفہ ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی۔

تاریخ مظاہر جلد اوّل مرتبہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم۔

مولانا قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتیؒ

الشیخ العالم الفقیہ المجوّد عبدالرحمٰن بن محمد الانصاری الپانی پتی

پہلے آپ نے اپنے والد ماجد سے علم نحو اور عربیت کے رسائل پڑھے۔ پھر قاری سید امام الدین نخشبی امروہیؒ سے شاطبی، مشکوۃ شریف، طریقۂ المحمدیہ اور علم فرائض کو پڑھا اور ان سے سبعہ کی قرأت بھی سیکھی۔ بعدہٗ دہلی پہنچے اور عربی علم ادب کی کچھ کتابیں مولانا رشید الدین دہلویؒ سے پڑھیں۔ مولانا سید محمد دہلویؒ سے شرح عقائد للتفتازانی معہ حاشیہ خیالی پڑھی۔ مولانا مملوک علی نانوتویؒ سے سوائے دورۂ حدیث کے باقی تمام کتب معقولات منقولات پڑھیں۔ پھر آپ حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ سے وابستہ ہو گئے اور ان کے حلقۂ درس میں شامل ہو کر مرکز عنایات بنے۔ افتاء و تدریس کی صلاحیت حاصل کی۔ بعد فراغت شہر باندہ چلے گئے۔ وہاں نواب ذوالفقار الدولہ نے جو اس نواح کے نواب تھے آپ کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ آپ نے ۱۲۷۳ھ تک باندہ میں قیام کیا، پھر اپنے وطن پانی پت آ گئے اور وہاں پر درس و افادہ میں کلیتاً معروف و مشغول رہے۔ آپ اپنے تمام اوقات کو خدمت قرآن و حدیث میں صرف کرتے تھے۔ اہل علم کے لئے آپ کا نفع عام تھا۔

آپ کے زمانے کے علمائے حنفیہ میں کوئی بھی ایسی نمایاں شخصیت نہیں ہے جس نے آپ سے استفادہ نہ کیا ہو۔[1] مولانا حکیم سید عبدالحیٔ حسنیؒ مؤلف

---

* محمد ایوب قادری نے اپنی کتاب "مولانا محمد احسن نانوتویؒ" کے صہ ۱۸۵ پر "تذکرہ رحمانیہ" کا مؤلف خواجہ الطاف حسین حالی کو بتایا ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔

[1] تذکرۂ رحمانیہ میں قاری صاحب کے امروہہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ قاری صاحب نے سند تجوید و قرأت حاصل کرنے کے علاوہ امروہہ میں بخاری کے بھی چند پارے قاری امام الدین نخشبی امروہیؒ سے پڑھے تھے۔

[2] رأس الاذکیاء حضرت مولانا سید احمد حسن محدث امروہیؒ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے جو حضرت قاسم العلوم والمعارفؒ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتیؒ سے بھی اجازت حدیث حاصل کی تھی۔

(تذکرۃ الکرام و تذکرۃ الصالحین المعروف بہ تذکرۂ رحمانیہ)

نزہۃ الخواطر فرماتے ہیں کہ میں ۱۳۱۲ھ میں انکی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حدیث مسلسل بالاولیۃ سُنی ۔ نیز میں نے ان کے سامنے اس نسخہ میں جس پر حضرت شاہ محمد اسحاقؒ کی مہر لگی ہوئی تھی، شیخ محمد سعید سنبل کی اولیات پڑھیں ۔ اس کی تمام مرویات کی انہوں نے مجھے اجازت دی، اور میرے بیٹے برکت کی دعا کی۔

آپ نے بہت سے رسائل تصنیف کئے۔

۵ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

مولانا عبدالحلیم انصاری پانی پتیؒ نے آپ کے سوانح و حالات میں تذکرۃ الصالحین المعروف بہ تذکرۂ رحمانیہ ایک مستقل کتاب لکھی ہے ۔ اس کتاب کی حسب ذیل عبارت سے بھی قاری صاحب کی اس خصوصیت کا اظہار ہوتا ہے جو استاد کی نظر میں ان کو حاصل تھی۔

"(شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ) جب دہلی سے روانہ ہوکر قطب صاحبؒ میں ٹھہرے اور تمام عائد شہر دہلی مشائعت کو وہاں تک پہنچے تو ایک اہل حدیث عالم نے جو حضرت شاہ صاحب کی موجودگی تک اپنے آپ کو حنفی کہا کرتے تھے شاہ صاحب سے عرض کیا کہ دہلی کو علم سے خالی کئے جا رہے ہیں ۔ اپنا کوئی جانشین مقرر فرما دیجئے ۔ عمائد دہلی نے بھی اس قول کی ہمنوائی کی، مگر حضرت شاہ صاحب کچھ خاموش رہے ۔ دوسری بار عرض کیا گیا تب بھی آپ چپ رہے ۔ تیسری مرتبہ سب کے اصرار پر فرمایا "ہم نے قاری عبدالرحمٰن اور نواب قطب الدین خان کو حدیث پڑھا دی ہے ان سے استفادہ کرو ۔ (تذکرہ رحمانیہ ص۵)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

"یکایک حضرت شاہ صاحبؒ کا ارادہ حج کا ہوگیا ۔ اس وقت قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتی بموجب حکم شاہ صاحب باندہ میں علوم دینیات کی خدمت پر مقرر ہو چکے تھے حضرت شاہ صاحب نے اپنے سفر حج کی اطلاع بھیجی تو آپ فوراً دہلی چلے آئے اور اپنے شیخ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ سے حضور کی مفارقت گوارا نہیں ہوسکتی ۔ اگر اجازت ہو تو ساتھ ہی چلا چلوں مگر حضرت شاہ صاحب نے یہ فرما کر روک دیا کہ نہیں تمہیں ابھی بہت سے کام انجام دینے ہیں۔"

مولانا نواب قطب الدین خان

محدث دہلویؒ (صاحب مظاہر حق)

مولانا حکیم سید عبدالحئی حسنی نزہۃ الخواطر میں آپ کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:۔

الشیخ العالم الصالح الفقیہ المحدث قطب الدین محی الدین الحنفی الدهلوی ۔

آپ نے حضرت شاہ محمد اسحٰق ابن افضل عمریؒ سے فقہ و حدیث کی کتابیں پڑھیں اور مدت دراز تک ان کی خدمت میں رہے ۔

آپ بڑے زاہد و متورع اور قانع و عفیف واقع ہوئے تھے ۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کی طرف آپ کو بہت رغبت تھی ۔ علمی مباحثہ اور مذاکرہ کی طرف بھی خصوصی میلان تھا ۔ فقہ و حدیث میں آپ کی بہت سی کتابیں ہیں ۔ لوگوں نے آپ کے دروس و فتاویٰ اور تصنیفات سے بہت کچھ فائدہ حاصل کیا ہے ۔

صاحب مقالات طریقت نواب صاحب کی شخصیت کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:۔

"اگر کوئی شخص چندے ان کی (نواب قطب الدین کی) خدمت میں جاکر دقائق و عادات کو قلمبند کرے تو ایک دوسری کیمیائے سعادت (تیار) ہو جائے۔"

آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جامع التفاسیر (اردو)
۲۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف بزبان اردو (چہار جلد)
۳۔ ظفر جلیل شرح حصن حصین (اردو)
۴۔ معدن الجواہر
۵۔ آداب الصالحین
۶۔ الطب النبوی
۷۔ توفیر الحق
۸۔ تنویر الحق۔

ان کے علاوہ بھی آپ کے بہت سے رسائل ہیں:۔

۹۔ جامع الحسنات
۱۰۔ تحفۃ السلطان (فی مناقب خلفاء الراشدین)
۱۱۔ تحفۃ الزوجین
۱۲۔ تحفۃ الاحیاء
۱۳۔ سراج القلوب
۱۴۔ مانعۃ الزنا
۱۵۔ وظیفہ مسنونہ[۵۱]

نواب قطب الدین خان دہلویؒ کے مریدین اور شاگردوں میں سے دہلی کے اندر یہ حضرات مشہور و معروف ہوئے

۱۔ مولانا عبدالقادر صاحب (۲) مولانا رحیم بخش عرف مفتی محمد مسعود (۳) مولانا خواجہ ضیاء الدین جو شاگرد رشید ہونے کے ساتھ ساتھ خلیفہ طریقت بھی تھے اور خلقت کی ہدایت میں مصروف رہتے تھے۔

نواب صاحب نے عمر کے آخری حصے میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور ۱۲۸۹ھ میں مکہ معظمہ میں آپ کا انتقال ہوا[۵۲]۔ آپ نے ۶۵ سال کی عمر پائی۔

حضرت شاہ عبدالغنی

محدث دہلوی مہاجر مدنیؒ

الشیخ العالم الامام المحدث عبدالغنی بن ابی سعید بن الصفی العمری الدهلوی۔

---

۵۱ احکام العیدین بھی نواب صاحب کی کتاب ہے جو احقر کے مطالعہ میں رہی ہے اور اس وقت بھی موجود ہے ۔ تعجب ہے کہ نزہۃ الخواطر اور مقالات طریقت (مؤلفہ محمد عبدالرحیم ضیاء) میں احکام العیدین کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۵۲ مقالات طریقت میں آپ کی وفات کا مہینہ رجب لکھا ہے اور یہ کہ آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔

حافظ مقصود احمد

حدود اللہ میں سفارش کی شرعی حیثیت

پس منظر:

آج سے کچھ عرصہ قبل جب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جب مملکت خداداد پاکستان کے بلا شرکت غیرے سیاہ و سفید کے مالک تھے مسٹر احمد رضا قصوری کے والد نواب محمد احمد خان قتل کر دیئے گئے۔ اس حملہ میں احمد رضا قصوری بچ گئے۔ مسٹر قصوری نے تھانے میں جو رپورٹ درج کرائی اس میں اصل ملزم مسٹر بھٹو کو قرار دیا۔ مقدمہ مسٹر بھٹو کے دور اقتدار میں تو نہ چل سکا لیکن بقول شخصے

لہو پکارے گا آستیں کا

مقدمے کی بازگشت عدالت میں اس وقت سنائی دی جب مسٹر بھٹو اقتدار سے محروم ہو کر پس دیوار زنداں چلے گئے۔ عدالت عالیہ پنجاب نے انہیں بڑا ملزم قرار دیا اور منجملہ دیگر سزاؤں کے پھانسی کی سزا دی۔ ساتھ ہی عدالت نے اس حکم کے خلاف اپیل کے لئے سات دن کی مہلت بھی دی۔ ۲۵ مارچ کو مسٹر بھٹو نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔

جرم واقع ہو جانے کے بعد سے لے کر سپریم کورٹ میں اپیل تک جو کچھ ہوا وہ ملک کے قانون کی حدود میں رہتے ہوئے کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے جو فیصلہ دیا وہ ملکی قانون کے مطابق دیا، لیکن اس فیصلے کے علی الرغم بیرونی ممالک سے مسٹر بھٹو کی سزا میں تخفیف یا مکمل معافی کی اپیلیں آنی شروع ہو گئیں۔ عرب ممالک تو دینی رشتے میں جکڑے ہونے کی وجہ سے سفارش کرنے میں حق بجانب تھے ہی، تعجب تو ان لوگوں پر ہے جو پاکستان کے کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہوئے لیکن جب مسٹر بھٹو پر ایک جرم کی سزا عائد ہوئی تو انسانی برادری کے تحت معافی دینے کی تحریک شروع کر دی۔ خدا استقامت عطا فرمائے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق کو، جس نے یہ کہہ کر سب کا منہ بند کر دیا کہ معاملہ عدالت میں ہے اس لئے مداخلت جائز نہیں۔

عرب ممالک نے سفارش کا حق ادا کر دیا لیکن حقیقت حال سے ان لوگوں کی لاعلمی قابل افسوس بھی ہے ورنہ اس سفارش کی وہ جسارت کبھی نہ کرتے۔ پیش نظر مضمون میں خالص اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کی گئی ہے کہ آیا سفارش کا جواز ہے بھی یا نہیں۔

قصاص:۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

یاایھا الذین اٰمنو کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثیٰ بالانثیٰ ط فمن عفی لہ من اخیہ شیٔ فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان ط ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ۔ فمن اعتدی بعد ذالک فلہ عذاب الیم۔ (البقرۃ ۱۷۸)

یعنی اے ایمان والو مقتولوں میں برابری کرنا تم پر فرض ہے جو اصل قاتل ہے اسی کو قتل کیا جائے۔ لیکن اگر مقتول کے وارثوں میں سے بعض بھی خون کو معاف کر دیں تو اب قاتل کو قصاص میں قتل تو نہیں کر سکتے بلکہ دیکھیں گے کہ ان وارثوں نے معاف کس طرح کیا ہے اگر بلا معاوضہ صرف ثواب کی غرض سے کیا ہے تو قاتل ان وارثوں کے مطالبہ سے بالکل سبکدوش ہو جائے گا اور اگر دیت شرعی اور بطور مصالحت کسی مقدار پر راضی ہو کر صرف قصاص سے دستبرداری کی ہے تو قاتل کو چاہیئے کہ وہ معاوضہ اچھی طرح ممنونیت اور خوش دلی کے ساتھ ادا کرے۔"

قصاص کا حکم صرف قرآن پاک میں ہی مذکور نہیں پہلی امتوں میں بھی قتل کا بدلہ قتل ہی تھا۔ شریعت موسوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱). وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس ..... مائدہ ۴۵۔
تورات میں بنی اسرائیل کے لئے یہ حکم تھا کہ جان کے بدلے جان۔

(۲) قولہ تعالیٰ۔ فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم (البقرہ ۱۹۴)۔ جس نے تم پر زیادتی کی، تم اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے زیادتی کی۔

(۳) وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا (شوریٰ ۴۵)۔ برائی کا بدلہ ہے برائی ویسی ہی۔

(۴) وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ (نحل ۱۲۶)
اگر بدلہ لو تو اسی قدر جسقدر تم کو تکلیف پہنچائی گئی ہے۔

عفو:۔

سربراہ مملکت، یا جس سے ظلم ہوا ہے یا

اس مظلوم کا ولی، مجرم کو کلاً یا جزاً سزا معاف کر سکتا ہے لیکن یہ معافی تعزیرات میں تو جائز ہے حدود میں نہیں۔ مثلاً سرقہ، بغاوت، زنا، قذف (جھوٹی تہمت لگانا) شرابی کی سزا، ارتداد کی سزائیں نص قطعی سے ثابت ہیں۔ ان میں کوئی قاضی یا امیر مملکت مداخلت نہیں کر سکتا۔ ان کے مجرم کو جو سزا دی جائے گی وہ احکام الٰہی کے مطابق ہوگی۔ جب قاضی کے پاس اس قسم کا کوئی مقدمہ آجائے تو پھر قاضی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مجرم کو معاف کر دے۔

قصاص کا حکم اگرچہ حدود کی حد میں آتا ہے کہ جان کے بدلے جان، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"فمن عفی لہ من اخیہ شیء"

تو اس میں ولی کو معاف کرنے کی اجازت ہے۔ اس معافی میں قاضی یا امیر مملکت دخیل نہیں ہو سکتا۔ اگر قاتل معافی چاہے تو مقتول کے اولیاء سے معافی مانگے، اگر سفارش کرنے والا واقعۃً قاتل کی جان چھڑانا چاہتا ہے تو مقتول کے وارثوں سے بات کرے، معافی مانگے یا خون بہا دے، بہرحال انہیں راضی کرے۔

سفارش:

مجرم کو معاف کرنا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔ معاف کرنے والوں کی قرآن پاک میں بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے انہیں والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین کا سرٹیفکیٹ عطا ہوا ہے اور مجرم کو معافی دلانے کے لئے سفارش کرنے والے کی بھی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ لیکن یہ سفارش ایک خاص وقت سے پہلے ہونی چاہیئے۔ موطا امام مالک میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی چور کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لئے جا رہا ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سفارش کرائے چھوڑ دیا جائے، تو وہ شخص کہنے لگا نہیں جب تک اسے خلیفہ کے پاس نہ لے جاؤں نہیں چھوڑوں گا۔ اس پر حضرت زبیرؓ نے فرمایا جب تو اسے خلیفہ کے پاس ہی لے گیا تو پھر سفارشی اور جس کی سفارش کی گئی ہے دونوں پر خدا کی لعنت۔

(بحوالہ نیل الاوطار ص ۱۴۳ ج ۷)

عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک معاملہ تمہارے آپس کے درمیان ہو تو حدود کو معاف کر دیا کرو، لیکن جب معاملہ میرے پاس آجائے گا تو پھر میں حد نافذ کر دوں گا۔ (رواہ ابوداؤد)

(بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الحدود)

اسی ضمن میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سفارش کا واقعہ بہت مشہور ہے جس کو بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زجراً فرمایا:

"یا اسامۃ! اتشفع فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔

اسامہ! کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ تم سے پہلی قومیں بھی تو اسی لئے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان میں کوئی قوی آدمی (مال و جاہ والا) چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمتر ایسی حرکت کر گزرتا تو اس پر حد جاری کر دی جاتی۔ واللہ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

سنن ابی داؤد میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"شریف لوگوں کی معذرت قبول کر لو۔ اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے اور وہ معافی مانگیں تو انہیں معاف کر دو، لیکن حدود میں کوئی معافی نہیں۔"

اقامت حدود کی برکات:

آج کے دور میں جب قتل، اغوا، ڈکیتی، چوری، زنا، شراب نوشی اور دیگر فواحش زوروں پر ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعزیرات نافذ کی جائیں تاکہ جرائم کی بڑھتی ہوئی رَو کو بند کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان و رحیم ہے جب اس نے ایک جرم کی سزا مقرر فرمائی ہے تو ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم اس سزا کے نفاذ ہی میں اپنی عافیت سمجھیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:۔

ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب۔ اے عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے۔ لعلکم تتقون۔ تاکہ تم ڈر جاؤ کہ قتل کرو گے تو قتل ہو جاؤ گے مزید قتل رک جائیں گے۔

قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نیل الاوطار صفحہ ۱۱۳، جلد ۷، میں فرماتے ہیں۔

"امت کی ہلاکت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ لوگوں میں مداہنت آجاتی ہے اور اقامت حدود میں سستی واقع ہو جاتی ہے، حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ شریف اور وضیع کے فرق کے بغیر حدود اللہ کو جاری کیا جاتا۔ اسی سے وہ بھید کھلتا ہے جس کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا

"حد یعمل بہ فی الارض خیر لاھل الارض من ان یمطروا اربعین صباحا (رواہ ابن ماجہ)

اللہ کی حدود میں سے ایک حد کو جاری کرنا چالیس دن کی رحمت کی بارش سے بہتر ہے۔

آج کے معاشرے میں ہم لوگ نت نئی مصیبت سے دوچار ہوتے رہتے ہیں اس کی اصل وجہ احکام خداوندی سے اعراض ہے۔ ہم خدا کو بھول بیٹھے ہیں اور خدا ہمیں بھول بیٹھا ہے نسوا اللہ فانساھم انفسھم فیما شجر بینھم میں حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت حدود کے بارے میں سفارش سے منع فرمایا ہے۔

خدا ہمیں دین کا فہم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ذوق عطا فرمائے۔

آمین

وقت جبکہ ظالم و جابر حکمران لوگوں پر فرضی قہار بن کر ٹوٹنے والے ہوتے ہیں رب ان سے اسی وقت انتقام لے لیتا ہے اور اصل جبار و قہار کی بالادستی ایک واضح حقیقت کی طرح روز اوّل سے روزِ آخر تک اور اس کے بعد بھی قائم رہنے والی ہے، جس کا اعتراف کافر و مشرک اور مومن سبھی جو اب خدا کے وجود کے انکاری ہیں قیامت کے روز پکار پکار کر کریں گے۔ سورۃ المومن ۱۵ - ۱۶

"وہ دن جبکہ سب لوگ بے پردہ ہوں گے اور اللہ سے ان کی کوئی بات بھی چھپی ہوئی نہ ہوگی اس روز پکار کر پوچھا جائے گا آج بادشاہی کس کی ہے تو سارا عالم پکار اٹھے گا "اللہ واحد و قہار کی" آج ہر متنفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کی تھی۔"

مفکرین اسلام لکھتے ہیں دنیا میں تو بہت بر خود غلط لوگ اپنی بادشاہی و جباری کے ڈنکے پیٹتے رہے اور بہت سے احمق ان کی بادشاہیاں اور کبریائیاں مانتے رہے۔ اب بتاؤ کہ بادشاہی فی الواقع کس کی ہے؟ اختیارات کا اصل مالک کون اور کس کا حکم چلتا ہے؟ یہ ایسی بات ہے اگر کوئی شخص گوشِ ہوش سے سنے تو خواہ وہ کتنا ہی بڑا بادشاہ یا آمرِ مطلق بنا بیٹھا ہو، اس کا زہرہ آب ہو جائے اور ساری جباریت کی ہوا اس کے دماغ سے نکل جائے۔ تاریخی واقع نقل ہے جس میں خوفِ خدا کا سبق ملتا ہے۔

سامانی خاندان کا فرمانروا نصر بن احمد جب نیشا پور میں داخل ہوا تو اس نے ایک دربار منعقد کیا اور تخت پر بیٹھنے کے بعد فرمائش کی کہ کارروائی کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت سے ہو۔ یہ سن کر ایک بزرگ آگے بڑھا اور انہوں نے یہی رکوع تلاوت کیا۔ جس وقت وہ اس آیت پر پہنچا کہ آج بادشاہی کس کی ہے تو نصر بن احمد پر ہیبت طاری ہو گئی لرزتا ہوا تخت سے اترا۔ تاج سر سے اتار کر سجدے میں گر گیا اور بولا

"اے رب بادشاہی تیری ہے نہ کہ میری"۔

غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں اور حاکم بھی تو انسان ہی ہوتے ہیں۔ لیکن غلطیوں کا بار بار اعادہ کرنا خدا کے قہر کو آواز دینے کے برابر ہے۔ صرف اپنی حکومت کے تحفظ اور صرف اپنی بادشاہی وزارت و صدارت کے شوق میں اگر حاکم اخلاق، محبت، پیار اور خلافت کے صحیح اصولوں کو ٹھکرائے تو حدیث میں موجود ہے کہ

معقل بن یسارؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بندہ کو خداوند رعیت کی نگہبانی سپرد کرے اور وہ بھلائی اور خیر خواہی کے ساتھ نگہبانی نہ کرے وہ جنت کی بو بھی نہ پائے گا" (بخاری مسلم)

یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ فرعون اپنے آپ کو سیاسی طور پر مضبوط کرنے کے لئے ہی تو وہ تمام چالیں چلتا رہا جن کی قرآن مجید میں واضح مذمت کی گئی ہے اور انہیں چالوں کی بدولت اسے غرق کر دیا گیا۔ موجودہ زمانے کے وہ حاکم جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے خلاف عدل و انصاف، تحمل و بردباری کا دامن ہاتھ سے چھوڑ کر کارروائیاں کرتے ہیں وہ فرعون کے ہی جانشین ہوتے ہیں۔

سورۃ المومن ۲۶ میں ارشاد ہے کہ

"ایک روز فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا چھوڑو مجھے میں اس موسیٰ کو قتل کئے دیتا ہوں اور پکار دیکھے یہ اپنے رب کو، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تمہارا دین بدل ڈالے گا یا ملک میں فساد برپا کرے گا"۔

اس آیت کی تفسیر پر غور کرنے سے صاف سامنے آتا ہے کہ فرعون کی یہ سیاسی چال تھی کہ مجھے اس سے انقلاب کا خطرہ ہے تاکہ وہ اپنی قوم کی حمایت بھی حاصل کرتا رہے اور حضرت موسیٰ انقلاب کی طرف قدم بھی نہ بڑھا سکیں اور کم سے کم خطرہ اس نے بتایا کہ یہ ایک شخص ہے لیکن سارے اس ملک میں فساد برپا کرے گا۔

ماضی قریب میں پاکستان میں بھی اور دنیا کے نقشے پر نظر دوڑانے سے یہ معلوم کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ حق پرست کیسے غدار اور شر پسند بنتے رہے ہیں اور ملک کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنے والے قرار دیئے جاتے رہے ہیں۔ فرعون قوم کے جذبات ابھار کر قوم سے تحفظ امن عامہ کے تحت مزید اختیارات حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ خطرات کا مقابلہ کرتے ہوئے موسیٰ کو قتل کیا جا سکے۔ حالانکہ قوم انہیں خدا کی توحید کا درس دینے والا سمجھتی تھی اور اس کی نظر میں جناب موسیٰ کا وجود کسی سیاسی انقلاب کا پیش خیمہ نہیں تھا، لیکن فرعون خود مطمئن نہ تھا اس لئے حضرت موسیٰ کو خطرناک اور گردن زدنی قرار دیا جا رہا تھا۔

دین بدل ڈالنے سے بھی مراد نظام حکومت بدلنا تھا۔ حضرت موسیٰ کی ذات سے خطرہ دراصل فرعون اور اس کے خاندان کے اقتدار کو تھا جس بنیاد پر مذہب و سیاست اور تمدن و معیشت کا جو نظام ملک میں چل رہا تھا وہی ملک کا دین تھا۔ اور توحید کی قبولیت سے سارے نظام کے بدل جانے کا خطرہ تھا۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ ہر زمانے کے مکار و ظالم حکمرانوں کی طرح فرعون کو اپنے ہاتھ سے اقتدار نکل جانے کا خوف تھا اس لئے وہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہتا تھا اور موسیٰ کی تحریک کو خوفناک مقصد بنا کر پیش کیا کہ اگر یہ تحریک کامیاب ہو گئی تو تمہارا دین بدل جائے گا۔ مجھے اپنی فکر نہیں بلکہ تمہاری فکر مجھے کھائے جا رہی ہے۔ اسی طرح آج کے فرعون بھی اپنے تحفظ کو دین کا تحفظ، عوام کا تحفظ۔ اپنے آپ کو حکومت اور عوام دونوں میں شمار کر کے ناپسندیدہ آدمیوں کو خوفناک سازشی قرار دلوا کر ختم کراتے رہے ہیں اور ساری مہذب دنیا میں آج بھی ایسا ہو رہا ہے۔ معاشرہ کی ہر سطح پر ناخدا اپنے اختیارات مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی فکر میں ہیں۔ محلے کے چوہدریوں سے لے کر ملک کے سربراہوں تک ہر سطح اسکی ذہنیت

ہر دور میں دیکھا ہے مری فکر رسا نے
کچھ لوگ زمانے کے خداوند رہے ہیں

ہر چوہدری یا با اختیار شخص اپنے آپ کو وقت کا سب سے زیادہ مناسب آدمی سمجھتا ہے۔

ہر چوہدری یا با اختیار شخص اپنے آپ کو وقت کا سب سے زیادہ مناسب آدمی سمجھتا ہے۔ چاہے اس سے دوسرے کتنے ہی لائق اور حقدار کیوں نہ ہوں۔ اس طرح وہ دوسروں کے حقوق پر پردہ ڈالنے کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ سورۃ القصص ۷۶ - ۷۷

"پھولے نہ جا' اللہ پھولنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس میں آخرت کا گھر بنانے کی فکر اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر کہ اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔"

دنیوی خوشحالی پر اترانے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ دنیوی نعمتیں اس بات کی علامت نہیں کہ نعمت پانے والا محبوب ہے بلکہ یہ صرف آزمائش کا سامان ہے۔ سورۃ القصص ۳۹ - ۴۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

"اس نے اور اس کے لشکر نے زمین میں بغیر کسی حق کے اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا اور یہ سمجھے کہ انہیں کبھی ہماری طرف پلٹنا نہیں ہے۔ آخرکار ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور سمندر میں پھینک دیا۔ اب دیکھ لو کہ ان ظالموں کا کیا انجام ہوا۔ ہم نے انہیں جہنم کی طرف دعوت دینے والے پیش رو بنا دیا۔"

زمین میں حکومت پاکر (چاہے ملکوں کے سربراہ ہوں یا معاشرہ کے طبقاتی ناخدا) جو خود مختاری اختیار کرتے ہیں اور لوگوں کے درمیان اپنی بڑائی کو برقرار رکھنے کے لئے انصاف سے کام نہیں لیتے' دراصل خدا کے خلاف فساد برپا کرتے ہیں اور ایسے لوگ شتر بے مہار بن کر رہتے ہیں۔ رعایا کو مختلف طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ بعض کو اٹھاتے اور بعض کو دباتے۔ فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں وہ کبھی خدا کے مطیع نہیں ہو سکتے۔ وہ پھر مومن کس طرح ہو سکتے ہیں۔ مسلمان چوہدریوں کو بے دین چوہدریوں کی طرح یہ غرور دل میں نہیں رکھنا چاہیئے کہ مخلوقِ خدا انکے حضور ہیچ ہوتی ہے۔ اس غرور سے ناانصافیاں جنم لیتی ہیں۔ عدل سے کام نہ لینے والے خود مختار ناخدا تو قیامت کے روز جنت کے قریب بھی نہ پھٹک سکیں گے۔

مضمون نگار حضرات

سے گذارش ہے کہ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کریں۔

(ادارہ)

اسلامی تاریخ کا ایک عظیم شاہکار

تاریخ المدینۃ المنورہ

مدینہ منورہ کے یوم تاسیس سے تا امروز

مفصل حالات

نیز مسجد نبوی اور روضۂ انور کی مکمل

چودہ سو سالہ تاریخ!

دوسرا ایڈیشن

پیشکش **عبدالمعبود**

قیمت مجلد ۲۵ روپے
غیر مجلد ۲۰ روپے

مکتبۃ الحبیب پھولوں والی مسجد رحمان پورہ راولپنڈی

مع حاشیہ۔ علامہ شلبی رحمۃ اللہ علیہ

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق

تالیف: علامہ فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی الحنفی المتوفی ۷۴۳ھ

مؤلفِ علام رحمۃ اللہ علیہ فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے، علامہ جمال الدین زیلعیؒ مصنف نصب الرایہ جیسے محدث آپکے حلقہ درس میں شامل رہے ہیں، مؤلف موصوف کے متعلق محدث، محقق، ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: ان لہ برکۃ الکلام علی احادیث الاحکام الواقعہ فی الھدایۃ وسائر کتب الحنفیۃ (الفوائد البہیہ ص ۱۱۵)

زیرِ تبصرہ کتاب کنز الدقائق کی مستند و مقبول اور قدیم ترین شرح ہے۔ علامہ ابن نجیمؒ جہاں بحر الرائق میں "قال الشارح" کہہ کر بحث کرتے ہیں تو آپ کا اشارہ اسی شرح کی طرف ہوتا ہے، فقہ حنفی پر لکھی ہوئی اہم شروح و حواشی زیلعیؒ کے اقتباسات سے مزین ہیں۔ جیسے شامی، بحر الرائق وغیرہ حضرت مولانا عبدالحیٔ لکھنویؒ فرماتے ہیں: وھو شرح معتمد مقبول وھو المراد بالشارح فی بحر الرائق (الفوائد ص ۱۱۵) یہ کتاب ۶ جلدوں میں ہے اور ہمارے ہاں طبع ہو چکی ہے قیمت کامل ۶ جلد غیر مجلد ۱۲۰ روپے

مکتبہ امدادیہ مقبول روڈ ملتان پاکستان

آپ حضرت مجدد الف ثانی رح کی اولاد میں تھے۔ ماہ شعبان سنہ ۱۲۳۴ھ میں بمقام دہلی آپ کی ولادت ہوئی۔ پہلے آپ نے قرآن مجید حفظ کیا۔ بعدہٗ نحو اور صرف مولانا حبیب اللہ دہلوی رح سے پڑھی۔ پھر فقہ و حدیث کی طرف پوری طرح متوجہ ہوئے اور حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی رح سے علم حدیث حاصل کیا۔ اپنے والد ماجد حضرت شاہ ابو سعید مجددی رح سے کتاب مؤطا امام احمد پڑھی اور مشکوٰۃ شریف شاہ مخصوص اللہ ابن شاہ رفیع الدین دہلوی رح سے پڑھی۔ اپنے والد ماجد سے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بھی اخذ کیا اور ان کے ہمراہ سنہ ۱۲۴۹ھ میں سفر حرمین شریفین کیا اور حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے وہاں شیخ محمد عابد سندھی رح اور ابو زاہد اسمٰعیل ابن ادریس رومی سے سند حدیث حاصل کی۔ پھر ہندوستان آئے اور تدریس حدیث میں مشغول ہو گئے۔ بہت سے علمائے آپ سے اخذ علم حدیث کیا جن میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رح نمایاں شخصیتیں ہیں۔

جب ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں ہنگامۂ انقلاب برپا ہوا اور انگریز دار السلطنت دہلی پر دوبارہ قابض ہوئے اور انہوں نے تشدد کے ساتھ باشندگان دہلی پر حکومت کی تو آپ اپنے بڑے بھائی اور خانقاہ سے تعلق رکھنے والے خاندانی افراد کے ساتھ ارض حجاز کی طرف متوجہ ہوئے۔

مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر حطیم میں تجدید عہد کی اور پھر مدینہ میں قیام فرمایا۔ آپ کی جلالت شان پر ہند و حجاز کے لوگوں کا اتفاق ہے۔ سنن ابن ماجہ پر آپ نے انجاح الحاجۃ کے نام سے ایک نفیس حاشیہ لکھا ہے۔

۶ محرم بروز سہ شنبہ سنہ ۱۲۹۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت مولانا احمد علی

محدث سہارنپوری رح

الشیخ العالم الفقیہ المحدث احمد علی بن لطف اللہ الحنفی الماتریدی السہارنپوری۔

آپ سہارنپور میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دہلی کا سفر اختیار کیا اور شیخ مملوک علی صاحب نانوتوی رح سے تحصیل علم کی۔ حضرت شیخ وجیہ الدین سہارنپوری رح سے سند حدیث حاصل کی جو مولانا عبد الحیٔ بوڈھانوی رح کے شاگرد تھے اور مولانا بوڈھانوی رح حضرت شیخ عبد القادر رح کے شاگرد تھے۔ پھر آپ مکہ معظمہ گئے اور سعادت حج سے بہرہ مند ہوئے[۵۱] وہاں آپ نے حضرت شاہ محمد اسحٰق دہلوی رح مہاجر مکی سے صحاح ستہ پڑھیں اور ان سے اجازت بھی حاصل کی[۵۲]۔ پھر مدینہ منورہ پہنچ کر خاک در رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنایا پھر اس کے بعد آپ ہندوستان واپس آئے یہاں درس و تدریس کا سلسلہ قائم کیا اور تجارت کو ذریعۂ معاش بنایا۔ آپ نے اپنی ساری عمر صحاح ستہ کی تدریس و تصحیح میں گذاری۔ خاص طور پر صحیح بخاری کی تدریس و تصحیح میں زیادہ وقت گذارا۔ چنانچہ مسلسل دس سال تک بخاری شریف کی تصحیح کی خدمت انجام دیتے رہے اور اس پر ایک مقدمہ اور ایک مبسوط حاشیہ بھی لکھا۔

آپ کی وفات مرض فالج میں ۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۹۷ھ کو سہارنپور میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔

---

۵۱ آپ کی ایک قلمی بیاض حاصل ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۵۹ھ میں سفر حج کو گئے تھے۔

۵۲ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا دامت برکاتہم نے تاریخ مظاہر جلد اول میں مولانا احمد سہارنپوری کے بارے میں جو ارقام فرمایا ہے یہاں اس کا اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے مزید معلومات حاصل ہونگی۔

حضرت مولانا (احمد علی سہارنپوری) کا تذکرہ مقدمہ اوجز اور مقدمہ لامع الدراری میں حواشی بخاری کے ذیل میں مختصر طور پر مذکور ہے۔ مولانا نے تعلیمی سلسلہ کافی عمر گذر جانے کے بعد شروع فرمایا لیکن جب شروع کیا تو طالب علمی کا حق ادا کر دیا۔ حدیث پاک سید المحدثین حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب سے پڑھنے کا اشتیاق و ارادہ تھا کہ اسی دوران میں حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب ہجرت فرما گئے (آپنے مکہ معظمہ پہنچ کر حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب سے حدیث پڑھی) اور جملہ کتب حدیث اپنے دست مبارک سے لکھ کر پڑھیں جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ صبح کی نماز کے بعد سے ظہر کی نماز تک حرم شریف میں حدیث پاک کی کتب نقل کرتے اور ظہر سے عصر تک حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق سے پڑھتے۔ حدیث پاک کی تمام کتابیں اسی طرح پڑھیں۔ حضرت مولانا نہایت خوش قلم تھے ان کے دست مبارک کی لکھی ہوئی کتب کی بندے نے بھی زیارت کی ہے۔ مولانا نور مرقدہ کا ابو داؤد شریف کا کامل نسخہ حضرت (مولانا خلیل احمد) قدس سرہ کے پاس بذل المجہود کی تالیف کے زمانے میں ساتھ ساتھ رہا۔ مولانا نے ۱۲۹۰ھ میں دہلی میں مطبع احمدیہ قائم کر کے اپنی جد و جہد اور مساعی جمیلہ سے حدیث پاک کی کتب طبع کرنی شروع فرمائیں۔ مولانا نے جو مطبع دہلی میں قائم فرمایا تھا اس کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ ہندوستان کا پہلا مطبع ہے جس نے حدیث کی کتابیں طبع کرائیں۔

بخاری شریف کا تحشیہ بھی مولانا نے خود ہی فرمایا تھا البتہ آخر کے پانچ سیپاروں کا تحشیہ مولانا ہی کے شاگرد رشید قاسم العلوم والخیرات حضرت اقدس مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح نے فرمایا تھا۔ اسکے علاوہ ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف کے حواشی بھی مولانا (احمد علی) نے تحریر فرمائے تھے۔ آخر زمانے میں کلکتہ میں تدریس کتب حدیث کیلئے تشریف لے گئے۔ مولانا کا قیام مدرسہ مظاہر میں بھی ۶ سال رہا ہے۔ اس مدت میں بلا معاوضہ درس حدیث دیا۔ دو طلباء کا کھانا آپکے یہاں مقرر تھا۔ سالانہ طلبہ انعامی میں بخاری شریف کے کبھی ۵ نسخے کبھی ۳ عدد کبھی ۲ عدد نسخے مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ مدرسہ کی امانت نہ صرف خود بڑے حوصلے سے کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی ترغیب دیا کرتے تھے چنانچہ مدرسہ قدیم اور مسجد کیلئے دس ہزار کی رقم کا مہیا ہو جانا زیادہ تر آپکی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آپکا وصال بمرض فالج ۶ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ شنبہ کے دن ہوا۔ اور اپنے جدی قبرستان متصل عیدگاہ (سہارنپور) میں تدفین ہوئی۔ آپکی عمر شریف ۷۲ سال ہوئی۔"

مولانا احمد علی رح کے سانحہ ارتحال سے دو یوم قبل حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح کا وصال ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ کو ہوا۔

کلیم اللہ ملک میانوالی





حکومت نہیں ہے کسی کی سوائے اللہ کے

دنیا جہاں آج ترقی کے اکثر منازل طے کر لینے پر نازاں ہے وہاں انسان کے سر پر خدا کے پیغام کی کچے دھاگے سے بندھی ہوئی ننگی تلوار پڑنے کا خطرہ بھی بڑھتا جا رہا ہے اور وہ یہ کہ انسان بلاشبہ گھاٹے میں جا رہا ہے۔ بغیر ان کے کہ جنہوں نے نیک کام کئے، حق کی تلقین کی اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ خدا کے اس پیغام کی روشنی میں اعمالِ دنیا کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو واقعی انسان نقصان میں جا رہا ہے اور نقصان ظاہراً کسی مال کا یا دولت کا تو نہیں تاکہ انسان اپنے بہی کھاتوں میں نقصان کا حساب کرے اور یہ سمجھ لے کہ واقعی نقصان ہو رہا ہے۔ اصل میں ان عنایات کا گھاٹا ہو رہا ہے جو قیامت کے روز امتِ وسط کی حیثیت سے حاصل ہونی یا بحیثیت انسان جو کہ اشرف المخلوقات کا شرف ملنا ہے اور انہیں کے بدلے انسانیت شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مستحق ہو سکے گی۔ قرآن مجید میں آخرت کا نقشہ یوں بارہا پیش کیا گیا ہے۔ سورۃ المؤمن ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

"آج کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا اور اللہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ڈراؤ ان لوگوں کو اس دن سے جو قریب آلگا ہے۔ جب کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیئے کھڑے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے۔ اللہ نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے اور وہ راز تک جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں اور اللہ ٹھیک ٹھیک بے لاگ فیصلہ کرے گا۔ رہے وہ جن کو یہ مشرکین اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ کرنے والے نہیں ہیں۔ بلاشبہ اللہ ہی سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ کیا یہ لوگ کبھی زمین میں چلے پھرے نہیں کہ انہیں لوگوں کا انجام نظر آئے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ ان سے زیادہ طاقت ور تھے اور ان سے زیادہ زبردست آثار زمین میں چھوڑ گئے ہیں۔"

جو لوگ ایمان لانے کے بعد قیامت کے روز خدا کے ہاں پیشی اور حساب کتاب کا پورا تصور اپنے اذہان میں رکھتے ہیں وہی لوگ دراصل حاکمیت اعلیٰ پر بھرپور یقین رکھتے ہیں اور قیامت کے روز وہی سرفراز اور سرخرو ہوں گے۔ سورۃ المریم ۔ ۷ میں فرمایا گیا ہے:۔

"اے کافرو! آج معذرتیں پیش نہ کرو تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے ہو۔"

دوسری اقوام کے سربراہوں کی طرح مسلمان سربراہ بھی برسرِ اقتدار آنے کے بعد ایسے انتظامات شروع کر دیتے ہیں گویا انہوں نے اپنی ساری عمر کے لئے ہی ملک کا سربراہ رہنا ہے۔ حالانکہ سربراہ کو دوسرے سربراہ کی عارضی تعیناتی پر عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ مضبوط سے مضبوط تر تعمیر کئے گئے حکومتی حصار توڑ ڈالے گئے اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو عقلِ کل اور (نعوذ باللہ) مختارِ کل تک سمجھتے تھے اس طرح جھٹک دیئے گئے جس طرح سے بے وفا یار کا ہاتھ جھٹک دیا جاتا ہے، اور جب وہ اپنے دفاع اور اپنی حکومت کی عمر کی طوالت کے بندوبست کرتے ہیں تو ایسے عالم میں ناحق خون بہتے ہیں۔ آمریت کے دیو قامت مظالم کئی بے بس مظلوموں پر توڑے جاتے ہیں۔ بنیادی انسانی حقوق معطل کر کے ہر گوشۂ قانون کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالا جاتا ہے اور اس طرح جس ملک پر ہوس پرست حاکم مسلط ہو جاتے ہیں اس ملک پر خدائی احکامات (نعوذ باللہ) معطل کر کے انسانی احکامات کی بالادستی قائم کر دی جاتی ہے اور یہ خیال بھی باقی نہیں رہنے دیا جاتا کہ انسانی بادشاہی اور انسانی تسلط تو اسقدر کمزور ہوتا ہے کہ بعض دفعہ احکامات جاری کرتے کرتے انسان موت کی وادی میں پہنچ جاتا ہے۔ میں اس

چادر اور چار دیواری کے تحفظ کا شرعی مفہوم

جنرل ضیاء الحق اپنے بیان پر نظر ثانی کریں۔

از: شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خاں، فاضل دیوبند مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی۔

٥ اپریل ١٩٧٨ء کو پاکستان نیشنل کونسل اسلام آباد میں تصاویر کی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے جہاں فن و ثقافت کی ترقی کو ملکی ترقی کا غمازہ قرار دیا ہے۔ اسی موقع پر آپ نے دو ایک باتیں ایسی بھی کہہ دی ہیں جس سے پاکستان کے کروڑوں عوام کے دل مجروح ہوئے اور جس اسلام کی تدوین کا اعلان آئے دن ان کی حکومت کرتی رہتی ہے اس کے دو اصول ٹوٹ کر رہ گئے۔

جنرل صاحب ایک نیک سیرت اور پابند صوم و صلوٰۃ مسلمان ہیں۔ اسلام سے ان کی ہمدردیوں کو شک کی نگاہ سے دیکھنا حقیقت کے خلاف ہوگا۔ ٥ جولائی ٧٧ء کے انقلاب کے بعد ان کی ہر تقریر ایمان کی روشنی سے منور نظر آتی ہے۔ ان تمام خصوصیات کے باوجود ہیں جنرل صاحب کے مذکورہ خیالات نے سخت حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ہم انگشت بدنداں رہ گئے۔ پہلے تو یقین ہی نہ آیا کہ شاید یہ بیوروکریسی کے کسی آدمی کی شرارت ہو گی۔ مگر جب آپ نے سکھر میں سندھ کے گورنر کے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے بڑے طمطراق سے دوبارہ یہ اعلان کیا کہ

"چادر اور چار دیواری کے تحفظ سے
میری مراد عورتوں کا گھروں
میں بند رہنا ہرگز نہیں ہے بلکہ
میری مراد ان ... کے
جان و مال کا تحفظ ہے"

تو جنرل صاحب کے متعلق ہمارے نظریات کی شادابی مرجھانے لگی، اور معلوم ہوا کہ چیف صاحب موصوف ابھی تک اسلام کے اصولوں سے یکسر نا آشنا ہیں۔ اس میں ان کا قصور بھی کیا ہو سکتا ہے یہ تو دراصل ہمارے نظام تعلیم کی بنیادی خرابی ہے کہ جس میں ہماری تہذیب و ثقافت کے محور و مرکز اسلام کی تعلیم برائے نام ہے اور دوسرے انگریزی اور عصری علوم کے لئے عمریں وقف کی جا رہی ہیں۔ پھر یہی عصری علوم کا ماہر جب اسلام کی چند معمولی کتابوں کا مطالعہ کر کے ملت کی خدمت کے لئے برسر میدان آ جاتا ہے تو وہ اپنے تئیں اسلام کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے۔ ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ کا سب سے بڑا المیہ یہ رہا ہے کہ ان کے لئے علوم اسلامیہ کی تحصیل کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا۔ اس لئے جب وہ مسند اقتدار پر رونق افروز ہو کر صدق دل سے اسلام کے تقدس و عظمت کا پرچار کرنے لگتا ہے تو اس سے بخواہ مخواہ قرآن و سنت کی تعبیرات میں چوک ہو جاتی ہے۔ جنرل صاحب کا حالیہ بیان اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

جنرل صاحب کے بیان میں دو باتیں اسلام کے اصولوں سے متصادم نظر آتی ہیں۔ مثلاً

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں رجز پڑھتی تھیں اس لئے فن موسیقی، گیت اور رقص پاکستان کی ثقافت اور تاریخ کا جزو ہیں۔"

(نوائے وقت ٧ اپریل)

"خواتین کو گھروں میں بند رکھنے کا مطلب نصف آبادی کو قومی تعمیر کے کاموں سے محروم کر دینا ہو گا۔"

(ایضاً)

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین کے رجز پڑھنے کا تعلق ہے اس کے مقابلے میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو شرک و کفر کا بازار گرم تھا، ظلم و طغیان کی آندھی چار سو پھیلی ہوئی تھی اس لئے یہ دونوں چیزیں بھی پاکستان کا جزو ہیں۔ ہاں مگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اسی کفر و شرک کو ختم کرنے کے لئے آئے تھے کیونکہ یہ تمام چیزیں جہالت کی پیداوار تھیں۔ بعینہٖ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خواتین کا رجز پڑھنا بھی عہد جہالت کی روایت تھی۔ جہاں آپ نے شرک و کفر کے لئے

سخت ناگواری کا اظہار فرمایا وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آرٹ) مصوری، موسیقی یا مجسمہ سازی سے اہل اسلام کو سختی سے منع فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

"جاندار کی تصویر بنانے والے قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے"۔

(بخاری شریف)

"مجھے باجوں، مزامیر اور بتوں کے مٹانے کا حکم دیا گیا ہے"۔

(مسند احمد)

رہی بات جنگوں میں عورتوں کے رجز پڑھنے کی، تو اس کے متعلق عرض ہے کہ آپ نے کس غزوہ میں خواتین کو اس کی اجازت دی، یا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا جہاد ہے جس میں عورتوں نے یہ عمل کیا ہے۔ اسلام نے نہ کبھی عورتوں کو رجز خوانی کی اجازت دی اور نہ اس کو گوارا کیا اور عصر حاضر کے آرٹ اور فنونِ لطیفہ کی خرافات کو جس کی تمام تر بنیاد شہوانی جذبات کی تسکین یا پھر ان سفلی جذبات کو برانگیختہ کرنا ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عفت عصمت کے پاکیزہ دور سے منسوب کرنا انتہائی افسوسناک جسارت ہے اس لئے ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے بجانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

جنرل صاحب کا کہنا ہے کہ عورتوں کو گھروں میں بند رکھنے سے تعمیری کام رک جائیں گے۔ جنرل موصوف نے یہاں پر وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کون سے کام ہیں جو عورت کے گھر میں رہنے سے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکیں گے اور پاکستان کے تعمیری منصوبے ٹھپ ہو کر رہ جائیں گے۔ پھر بھی ان کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ عورت دفتروں میں مردوں کی طرح بیٹھے۔ کارخانوں اور ہوٹلوں میں مردوں کے برابر کام کرے تو نہ معلوم انسانی تربیت کی وہ ذمہ داری جو فطرت نے عورت کے کاندھوں پر ڈالی ہے اسے پورا کرنے کی صورت جنرل صاحب کے نزدیک کیا ہوگی اور مادر پدر آزاد معاشرہ وجود پذیر ہوگا وہ کس طرح مسلم معاشرہ قرار پائے گا۔

عورتوں کو چراغ خانہ بننے کے بجائے شمع محفل ہونا چاہیئے۔ یہ خیالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت سے قبل قیصر و کسریٰ کی حکومتوں میں رائج تھے۔ عورتیں بازاروں میں نکلتی تھیں، اپنے حسن کا نظارہ کراتیں اور نوجوانوں کو فواحش و برائی کی ترغیب دیتی تھیں۔ ڈاکٹر اسپرنگر کے مطابق اس عہد میں مائیں اپنے بیٹوں کی ہوس کا نشانہ بنیں بہنیں اپنے بھائیوں کے ستم سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ مرد و زن کے اس میل ملاپ نے قیصر و کسریٰ کے وقار کو پوری دنیا میں رسوا کر دیا تھا۔ جہالت کا دوسرا رخ عرب سرزمین میں کچھ اس طرح نمایاں تھا کہ عربوں میں عورت بیوہ ہو کر دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ ماہواری کے ایام میں اسے معاشرتی حقوق تک سے محروم ہونا پڑتا تھا۔ نہ وہ کسی کے ساتھ کھا پی سکتی تھی۔ اس کا مکمل بائیکاٹ ہوتا تھا۔ چند خونخوار درندے زندہ لڑکیوں کو دفن کر دیتے تھے۔ ایک طرف عورتوں کو گھروں میں بند کرنے کے خلاف عمل ہوا تو ماؤں، بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں میں کوئی تمیز باقی نہ رہی (اس جہالت کی زندہ مثال آج یورپی ممالک میں موجود ہے)۔ دوسری طرف عورت کے وجود ہی کو ناگوار قرار دینے والوں نے اسے زندہ دفن کرنا شروع کر دیا۔ اسلام جاہلیت کے ان دونوں اطوار کو مٹانے کے لئے آیا۔ اس نے عورت کی اس نام نہاد آزادی کو جس میں اسے گھر سے باہر لاکر ہوس رانی کا نشانہ بنایا جاتا تھا اور اس کی چادر و چاردیواری کا تقدس پامال کیا جاتا تھا یکسر ختم کرنے کا حکم دیا۔ اسلام نے عورت کو تمام سابقہ مذاہب سے زیادہ آزادی عطا کی۔ ایسی آزادی کہ جہاں عورت کی عزتِ نفس، آبرو اور عصمت کی شفاف چادر معصیت سے آلودہ نہ ہو وہاں اسے اپنے میاں کی سایۂ عاطفت میں راحت، محبت، والفت و سکون کے ایام گذارنے کا موقع ملے پھر اس کے خاوند پر عورت کے نان و نفقہ کے تمام اخراجات ڈال کر اسے اپنی فطرت و طبیعت کے عین مطابق گھریلو اور خانہ داری کی زندگی گذارنے کا حکم دیا تاکہ وہ بچوں کی اعلیٰ تربیت کر سکے اور گھریلو ذمہ داریوں سے بہتر طور پر عہدہ برآ ہو سکے۔

جیسا کہ ابھی میں نے کہا کہ اسلام نے تمام مذاہب سے زیادہ عورت کو آزادی عطا کی اس میں عورت کے لئے تحصیل علم، ملازمت، انسانی خدمت، ضرورت کے وقت لڑائی کے موقع پر میدان جنگ میں جانے تک کی اجازت شامل ہے۔ ہاں مگر جب اسلام کی وہ قیود جو عورت کی چادر عفت کے تحفظ کے لئے ضروری ہیں منظر عام پر لائی جاتی ہیں تو عہد نبوت کی پرانی جہالت اور حالیہ یورپی ممالک کی جدید جہالت کے پرستار آزادیٔ نسواں کا نعرہ لگا کر بیچاری عورت کو پھر سے سڑکوں، شاہراہوں، کلبوں، کوچوں اور غیر مردوں کے روبرو کر کے اس کی عزت کو نوچ لینے کا سامان مہیا کرنا چاہتے ہیں۔

اگر عورت کو گھروں سے نکال لانے سے جنرل صاحب کا مقصود یہ ہے کہ وہ کارخانوں، دفتروں اور ہوٹلوں میں مردوں کے شانہ بشانہ چل کر زندگی گذارے تو یہ تجربہ مسلمانوں کی حکومت میں قطعاً ناکام رہے گا، مزید اس میں قرآن و حدیث کے اس صریح حکم کی خلاف ورزی ہوگی کہ عورتیں بے پردہ ہو کر غیر محرم مردوں کے روبرو نہ آئیں اور اگر وہ قرآن کے اس قطعی اور آخری فیصلے کو صرف اس لئے نہیں مانتے کہ گذشتہ پچھلے دنوں چین کے سرکاری دورے کے موقع پر چین میں عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتے ہوئے دیکھ آئے ہیں اور اس غیر مسلم نظریہ کو اسلامی مملکت پر ٹھونسنا چاہتے ہیں تو ہم مؤدبانہ طور پر گذارش کریں گے کہ محترم چیف صاحب! آپ اس پاکستان کے چیف ہیں جو ایک اسلامی مملکت ہے اور پہلی مرتبہ ایسا لگتا تھا کہ بصدقِ دل آپ اس کو اسلامی بنانا چاہتے ہیں تو پھر چینی (غیر اسلامی) نظریات کی یہاں کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔ چینی نظریات ہوں یا روسی یا مغربی اسلام کے علاوہ ہر نظریہ اپنے جلو میں انسانیت کے حق میں مہیب اور خوفناک برے اثرات رکھتا ہے جس کا آوازہ ہر طرف سنائی دیتا ہے۔ کاش! ہم سننے والے بن جائیں۔

اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا پاکستان کے جن کالجوں میں مخلوط تعلیم

رائج ہے وہاں آزادانہ اختلاط کی برائیاں عروج پر نہیں ہیں؟

جن محکموں میں لڑکیاں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں وہاں زنا اور ہوس رانی کے واقعات آئے دن جنم نہیں لیتے؟

جس ملک میں روزانہ لڑکیوں کے اغواء کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہو تعلیم گاہوں میں عصمت دری کے واقعات کی بہتات ہو سرِ راہ لڑکیوں پر آوازے کسے جاتے ہوں وہاں عورتوں کو گھروں سے نکلنے کی تلقین عجیب معلوم ہوتی ہے۔

خدارا پہلے اس ماحول کی اصلاح فرمائیں جہاں آپ نے عورتوں کو گھروں سے نکال کر باہر کر دیا ہے مثلاً مخلوط تعلیم گاہیں وغیرہ۔ اس کے بعد باقی عورتوں کو گھروں سے باہر نکلنے کی تلقین کریں۔

اسلامی شریعت کی روشنی میں چادر اور چار دیواری کا مفہوم نہ صرف جان و مال کی حفاظت ہے بلکہ اس کے اخلاقی، عرفی اور اصطلاحی معانی کی رو سے اس کا مقتضا و منشا عورت کی چادر عفت کا تحفظ اور چار دیواری میں اس کی عصمت کی پاسداری ہے۔ اگر عصمت و آبرو آپ کا مقصد نہیں ہے تو چادر اور چار دیواری سے شہریوں کی صرف جان و مال کی حفاظت مراد لینا آخر کس لغت کے مطابق ہے!

محترم جنرل صاحب! آپ اپنے مذکورہ بیان پر نظر ثانی کریں۔ عہد نبوت میں عورتوں کے رجز پڑھنے سے عصر حاضر کے گانے بجانے اور مصنوعی موسیقی کے جواز کا استدلال بادر ہوا ہے۔ موسیقی کے جواز کے لئے قرأت قرآنی کو آرٹ قرار دے کر دلیل پکڑنا مسدرر بہ سمجھ کر بغیر اور گمراہ کن

ہے۔ اسی طرح چادر و چار دیواری کے تحفظ سے عورتوں کی آبرو کے تحفظ کو نظر انداز کر کے دوسرا مفہوم مراد لینا درست نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی خدمت کا موقع عطا فرمائے۔

حضرت مولانا پیر محمد رشید خان محمد صاحب مدظلہٗ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی مرکزی صدر، آل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت ادائیگی حج سے واپس کندیاں شریف تشریف لے آئے ہیں۔

تحصیل لودھراں،

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں کے ایک ہنگامی اجلاس میں جمعیۃ ضلع ملتان کے امیر سید خورشید عباس گردیزی کے والد کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور سید خورشید عباس گردیزی، اور دیگر سوگوار افراد سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

کہروڑ پکا:

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کے امیر حکیم حبیب احمد قریشی کی قیادت میں ایک وفد سالار ادن علاقہ کبیر والہ میں سید خورشید عباس گردیزی کے ہاں ان کے والد کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور ان سے اور ان کے دیگر برادران و عزیزان سے اظہار ہمدردی کیا۔

مفتی صاحب کی صحت یابی

کے لئے ختم قرآن و دعاء

بروز جمعہ مطابق ۱۴ اپریل ۷۸ء بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اعظم بستی کراچی میں قومی اتحاد کے سربراہ مفکر اسلام قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صحت یابی کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ آخر میں مولانا محمد فیروزی نے آپ کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے دعا کی، کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب زید مجدہم کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم و دائم رکھے۔

ناظم اطلاعات و نشریات
حلقہ اعظم بستی، کراچی

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر

ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر کو صدمہ

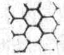
جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر حاجی امان اللہ خاں صاحب کا پوتا اچانک قضائے الٰہی سے وفات پا گیا جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد یوسف صاحب جنجوعہ جنرل سیکرٹری قاری سعید الرحمٰن تنویر ضیاء الرحمٰن چوہدری حلقہ گوجرانوالہ کے ناظم نشریات قاضی عبد الشکور، جمعیۃ طلباء آزاد جموں و کشمیر کے مرکزی خازن قاری حبیب الرحمٰن نے مشترکہ بیان میں حضرت حاجی صاحب کے پوتے کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور انکا نعم البدل عطا فرمائے۔

عبد الشکور، ناظم نشریات
جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر،
گوجرانوالہ

بھٹو کے لئے رحم کی اپیل کرنا،

حیدر آباد: جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے رہنما قاری محمد عنایت اللہ قریشی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ نواب محمد احمد خان کے قتل کے بدلے مجرم اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی انصاف پسند اور آزاد کورٹ سے سزائے موت سنائے جانے کے بعد دوست ممالک کی طرف سے قاتل بھٹو کے لئے رحم کی اپیلیں کی جا رہی ہیں جو سراسر ظلم کی حمایت ہے۔ ان اپیلوں کو انصاف یا ہمدردی نہیں کہا جا سکتا۔

انہوں نے کہا کہ انصاف اور ہمدردی یہ تھی کہ جب قومی اتحاد کی طرف سے تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چلی تو سینکڑوں جانیں ضائع ہوئیں مگر کسی دوست ملک کی طرف سے یہ اپیل نہیں کی گئی کہ غریب عوام پر ظلم نہ کیا جائے بلکہ بھٹو کو مبارکبادی کے پیغام ارسال کئے جا رہے تھے۔ اب جب ہزاروں جانوں کے قاتل بھٹو کو قتل کے بدلے سزائے موت سنادی ہے تو رحم کی اپیل کی جا رہی ہے۔ اس کا نام انصاف نہیں۔ اگر ہمدردی تھی تو بھٹو کے چار دوسرے ساتھیوں کے لئے رحم کی اپیل کیوں نہ کی؟ کیا وہ انسان نہیں ہیں۔ اس کا یہ مطلب نکلا کہ قانون غریب لوگوں کو پکڑتا ہے اور امیر قانون سے بالاتر ہیں۔



جامع مسجد ختم نبوۃ ربوہ میں شعبہ حفظ قرآن کا اجراء

گذشتہ روز مسلم کالونی ربوہ کی جامع مسجد ختم نبوت میں شعبہ حفظِ قرآن کا اجراء کیا گیا۔ فیصل آباد چنیوٹ ربوہ اور گردونواح کے علماء کرام اور فدایان ختم نبوت نے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کی۔ مدرسہ حفظِ قرآن کا افتتاح کرتے ہوئے مولانا تاج محمود رکن شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ آج ہم اللہ کے نام سے، اسی کی رضا کے لئے اور اسی کے توکل پر اس بستی میں درس قرآن مجید کا افتتاح کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اسی جگہ انشاء اللہ ایک عظیم الشان جامع مسجد اور ایک عظیم دارالعلوم تعمیر ہو جائیگا اور یہ جگہ حفظ قرآن مجید، تجوید و قرأت سیکھنے، اور دوسرے دینی علوم کے حصول کا بہت بڑا مرکز بن جائیگا۔

مولانا نے اس موقع پر ان تمام علماء حق اور فدایان ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے گذشتہ صدی میں اس فتنۂ ارتداد کے انسداد کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دیں اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے بے مثال کام کیا۔ مولانا نے فرمایا اے کاش! آج اس اجتماع میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ موجود ہوتے اور دیکھتے کہ آج ان کی محنتوں کے صلہ میں اس عظیم علمی، دینی روحانی اور تبلیغی مرکز کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔

مولانا تاج محمود نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اس مرکز سے ملت کو قرآن و سنت کا پیغام دیا جائے گا اور یہ مرکز تمام مسلمانوں کے اتحاد کا ایک عظیم پلیٹ فارم بن جائے گا۔

اس بابرکت افتتاحی تقریب سے مولانا تاج محمود کے علاوہ مولانا سعید الرحمٰن انوری، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا خدا بخش، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاری ابراہیم، چوہدری ظہور احمد اور شیخ منظور حسین چنیوٹی نے بھی خطاب کیا۔

قاری محمد حنیف صاحب صدر مدرس مفتاح العلوم چنیوٹ نے برکت کے لئے طلباء کو پہلا سبق پڑھایا اس درسگاہ کے پہلے صدر مدرس قاری عبدالکریم صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد حیات صاحب فاتح قادیان مدرسہ کے نگران اعلیٰ ہوں گے۔

مدرسہ کے جملہ اخراجات مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان برداشت کرے گی فیصل آباد کے معروف رہنما الحاج خلیل احمد لدھیانوی نے مدرسہ کے لئے ایک سو روپیہ ماہوار مستقل امداد دینے کا اعلان کیا۔ مولانا فقیر محمد، مولانا اشرف ہمدانی، قاری شبیر احمد، حکیم محمد صدیق و دیگر اصحاب بھی تقریب میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچے ہوئے تھے۔ مخلصانہ دعاؤں پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

محمد اقبال ایم اے
سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت،
فیصل آباد

اسلام میں تصویر کشی اور رقص و سرود جائز نہیں۔ مولانا عبدالکریم صاحب قریشی آف بیر شریف

ہمیں قرآن و سنت کے تابع ہونا چاہیئے۔ پیر محمد شاہ امروٹی

شکارپور ١٦ اپریل۔ گذشتہ رات گاؤں پنھوار ضلع شکارپور میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک بہت بڑا اجتماع ہوا جس سے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی راہنما و قاضی عدالت شرعیہ پاکستان مولانا عبدالکریم قریشی اور پیر محمد شاہ امروٹی نے خطاب فرمایا۔ مولانا بیروالے نے فرمایا کہ اسلام میں تصویر بازی اور رقص و سرود جائز نہیں۔ یہ چیزیں ایسی ہیں جن پر اللہ تعالےٰ کی لعنت برستی ہے۔

پیر محمد شاہ امروٹی نے فرمایا کہ ہمیں قرآن و سنت کی اتباع ہی کرنی ہے۔ اس کے سوا ہم کسی چیز کے پابند نہیں ہیں۔

اس عظیم الشان جلسہ سے جمعیۃ کے صوبائی ناظم حضرت مولانا غلام قادر پنھوار (شکارپور) نائب امیر مولانا محمد مراد اندھڑ (سکھر) و ضلع شکارپور کے امیر مولانا محمد عالم بھوڑ (سجادہ نشین درگاہ جرار بھوٹا) و ضلع سکھر جمعیۃ کے امیر مولانا محمد یعقوب مہر نے خطاب فرمایا۔

اظہار تعزیت:

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خانیوال کے امیر مولانا محمد رمضان صاحب ازہر نے مبلغ حضرت مولانا محمد منظور الحق صاحب رحمانی کے صاحبزادے شفیق الرحمٰن کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور مولانا رحمانی کے جماعتی مصروفیات اور حسن کارکردگی پر تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ معصوم بچے کے جنازہ میں مولانا منظور الحق شریک نہ ہو سکے مولانا کی جماعتی خدمات قابل تعریف ہیں۔

آخر میں مولانا محمد رمضان صاحب ازہر نے ضلع ملتان تحصیل خانیوال اور شہر خانیوال کی جماعتوں کی طرف سے اظہار تعزیت پیش کیا اور دعا کی اللہ مولانا رحمانی صاحب کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔



جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکن میری اولاد روحانی ہیں حضرت درخواستی مدظلہ العالی

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی اچانک اطلاع پر مختصر وقت کے لئے کبیر والا تشریف لائے۔ آپ نے جمعیۃ طلباء اسلام کبیر والا کی طرف سے منعقدہ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ کے کارکن ہماری اولاد روحانی ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں ہر وقت آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ میں نے مکہ اور مدینہ میں بھی آپ کی کامیابی کے لئے رو رو کر دعائیں کی ہیں۔ کوئی بے شک ہمیں گالیاں دیتا رہے میں ہمیشہ دعا کرتا رہوں گا۔

آپ نے کہا کہ حلوائی نہ ہو شیدائی ہو اور پھر ہاتھ اٹھوا کر طلباء سے وعدہ لیا کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لئے جانوں تک کا نذرانہ پیش کرنے سے کبھی دریغ نہیں کریں گے۔

یاد رہے حضرت درخواستی مدظلہ العالی کے ہمراہ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے سینئر نائب صدر جناب صفدر چوہدری بھی تھے۔

خانپور (ضلع شکارپور سندھ)

گذشتہ روز دفتر جمعیۃ طلباء اسلام خانپور ضلع شکارپور میں جمعیۃ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب دین محمد قریشی نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سکھر منعقد ہوا۔ مقامی تنظیمی صورتحال کے بعد جناب دین محمد قریشی صاحب نے طلباء سے خطاب بھی فرمایا۔ اجلاس میں شرکت کرنیوالوں کے نام درج ذیل ہیں:-

رہنما محمد سیٹھار۔ شفقت عباس۔ تاج محمد آرائیں۔ مشتاق احمد آرائیں۔ اختر علی۔ محمد ابراہیم پٹھان۔ غلام سرور بروہی۔ اسلم خان پٹھان۔ بشیر احمد سومرہ۔

پیر جو گوٹھ

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام پیر جو گوٹھ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت استاد مظہر الدین منعقد ہوا جس میں احمد سندی صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع خیرپور نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ حافظ رفیق احمد کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ ہائی اسکول نے تلاوت کلام پاک سے اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز فرمایا۔ اجلاس سے عطاء اللہ نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام پیر جو گوٹھ نے خطاب کرتے ہوئے جماعت کے پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں استاد مظہر الدین صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

رستم (ضلع سکھر)

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام رستم شاخ کے کارکنان کا اجلاس زیر صدارت جناب عبدالستار آرائیں دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے حافظ عبدالغفار۔ جناب غلام احمد پنھوار، ناظم جمعیۃ طلباء اسلام رستم اور دین محمد قریشی صاحب نے خطاب فرمایا۔

یاد رہے گذشتہ دنوں اسداللہ خالد صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سکھر اور جناب اصغر علی شاہ ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سکھر نے پنو عاقل، گھوٹکی، میرپور ماتھیلو اور خانپور مہر کا دورہ کیا۔ اس کے علاوہ یہ راہنما چک سومرانی شریف۔ رستم۔ خانپور۔ جرار پھوڑ اور شکارپور بھی گئے۔

.....

تحریری انعامی مقابلہ

جمعیۃ طلباء اسلام بھوئی گاڑ کی تنظیم نے درج ذیل عنوانات پر ایک تحریری انعامی مقابلہ کا انعقاد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مضامین ۲۳ جمادی الاول بمطابق ۲ مئی ۱۹۷۸ء تک درج ذیل پتہ پر بھیجے جا سکتے ہیں۔

عنوانات:- ان میں سے کسی ایک عنوان پر دو رہائی سے مضمون لکھ کر بھیجیے:-

ـ حضرت صدیق اکبرؓ۔ قبول اسلام۔ ہجرت اور آپؓ کے ذریعے اسلام لانے والے۔

۲۔ صدیق اکبرؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی نظر میں

۳۔ سیدنا ابوبکر کی خدمت کی ابتداء اور پہلا خطبہ۔

مضامین درج ذیل پتہ پر کاغذ کے ایک طرف اردو زبان میں خوشخط لکھ کر بھیجیے۔

پتہ:- حسین احمد قریشی
صدر جمعیۃ طلباء اسلام بھوئی گاڑ
براستہ فاروقیہ آرایس ضلع اٹک

اول، دوم اور سوم آنے والے حضرات کو بذریعہ ڈاک انعام ارسال کئے جائیں گے۔

اظہارِ تعزیت

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام خانیوال کے کارکنوں کا ایک ہنگامی اور تعزیتی اجلاس زیر صدارت شفیق الرحمٰن منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیر سید خورشید عباس گردیزی کے والد محترم جناب سید محمد صدیق گردیزی کی وفات پر گہرے

رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

عظیم الشان جلسہ

جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان مدرسہ قاسمیہ رحمن پورہ لاہور کے زیر اہتمام ۳۰ اپریل بروز اتوار بعد از نماز عشاء مدرسہ جامعہ قاسمیہ جی بلاک رحمن پورہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت مولانا شاہ محمد منعقد ہو رہا ہے۔

مقررین

۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خانصاحب صفدر
۲۔ خطیب اسلام حضرت الحاج قاری محمد اجمل خانصاحب
۳۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
۴۔ فاضل نوجوان حضرت مولانا سعید الرحمن علوی

طالب علم راہنما

جناب ندیم اقبال
جناب ظہیر میر
سید سلمان گیلانی

ڈیرہ غازی خاں

جمعیۃ طلباءِ اسلام ڈیرہ غازی خاں کے صدر جناب حافظ غلام اکبر نے ایک پیغام میں کہا ہے کہ میں بزرگان دین کی جوتیوں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ سمجھتا ہوں۔ حافظ غلام اکبر صاحب نے کہا ہے کہ کچھ ساتھیوں کو میرے بارے میں شبہ ہے تو میں اس بیان کے ذریعے واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں بزرگان دین کا تابع ہوں۔ انہوں نے جمعیۃ کے مرکزی صدر میاں محمد عارف کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

قائم پور

گذشتہ روز جمعیۃ طلباءِ اسلام خانیوال کے ناظم نشریات محمد ظفر اقبال نے تحصیل حاصل پور کے ایک بڑے قصبہ قائم پور کا تفصیلی تنظیمی دورہ کیا وہاں ساتھیوں سے انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ طلباء سے خطاب بھی کیا۔

پنو عاقل

گذشتہ روز جمعیۃ طلباءِ اسلام پنو عاقل کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الواحد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں دینی مدارس اور سکولز کے طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبد الواحد صاحب نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

ٹنڈو غلام علی ضلع بدین سندھ

گذشتہ روز جمعیۃ طلباءِ اسلام ٹنڈو غلام علی ضلع بدین سندھ کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت عبد الغفور صاحب منعقد ہوا تنظیمی صورتحال کا بغور جائزہ لیا گیا اور تنظیم کو مزید مؤثر بنانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام تیز کرنے کے لئے کہا گیا۔

توجہ فرمائیں

جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان سے منسلک تمام خبریں جمعیۃ کے مرکزی دفتر ۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور کے پتہ پر ارسال کی جائیں۔ کسی دوسرے پتہ پر موصول ہونے والی ڈاک کو شائع نہیں کیا جائیگا۔ خبر اور دوسری تمام ضروری اطلاعات جمعیۃ کے لیٹر پیڈ پر لکھی ہوئی ہونی چاہئیں اور اس پر مقامی صدر یا سیکرٹری یا ناظم نشریات کے دستخط ہونا ضروری ہیں ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔

محمد ظہیر مرکزی ناظم اطلاعات
جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان

اعلان لاتعلقی

۱۲ اپریل ۱۹۷۸ء کو لاہور ہائیکورٹ میں جسٹس گلباز خاں کی عدالت میں کمالیہ کے مشہور نکیل کیس میں ملزموں کی طرف سے بطور صفائی انوار الحق ولد نیاز اور رائے زبیر اللہ خاں ولد سلطان محمود خان پیش ہوئے۔ انہوں نے اپنے آپ کو جمعیۃ طلباءِ اسلام کے ذمہ دار عہدیدار کے طور پر عدالت میں پیش کیا۔ میں بطور صدر جمعیۃ طلباءِ اسلام کمالیہ اپنے اخباری بیان میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مذکورہ بالا دونوں افراد کو ۱۹۷۵ء میں اس وقت کے صدر حافظ عبد الغنی خالد نے جماعتی ڈسپلن کی پابندی نہ کرنے کی بنا پر جمعیۃ طلباءِ اسلام سے خارج کر دیا تھا۔ اس کے بعد مذکورہ بالا افراد نہ تو جمعیۃ کے رکن رہے اور نہ ہی معاون۔ اور نہ یہ لوگ جمعیۃ طلباءِ اسلام کا نام استعمال کرنے کے مجاز نہیں۔

انتخابات

شاخ حاجی خاں کلہوڑہ
(ضلع شکارپور سندھ)

سرپرست	:	حضرت مولانا رحیم بخش سومرہ صاحب
صدر	:	جناب حافظ عبد الرشید
نائب صدر	:	جناب غلام مرتضیٰ سومرہ
ناظم عمومی	:	جناب عبد الشکور کلہوڑہ
ناظم	:	جناب عنایت اللہ کلہوڑہ
" اطلاعات	:	جناب نثار احمد سومرہ
" مالیات	:	جناب عبد المجید

نوجوانوں کا ترجمان

عزم نو

اگلے شمارے میں پڑھئے

- درس قرآن والحدیث
- ریشمی رومال کی تحریک کا مقصد ساری دنیا سے انگریز کو نیست و نابود کرنا تھا۔ بسلسلہ آزادی مجاہد
- نوجوان ...... قوم کا سرمایۂ افتخار
- حضرت العلوم یوسف بنوری کے فکر انگیز مقالے الاستاذ المودودی کی دوسری قسط
- افکار شاہ ولی اللہ ✤ عظمت کے مینار
- برما میں مسلمانوں پر کیا گذری؟ ✤ حالات حاضرہ کے نئے گوشے
- شہدائے تحریک نظام مصطفیٰ ✤ یونیورسٹی راؤنڈ اپ
- تبصرۂ کتب ✤ تاثرات ✤ طلباء کی سرگرمیاں

یکم مئی کو شائع ہو رہا ہے

ایڈیٹر کے نام......

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ریڈیو سٹیشن جلد قائم کیا جائے

مکرمی!

میں آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے سی۔ایم۔ایل۔اے کے مشیر برائے ٹیلی مواصلات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے لئے ریڈیو سٹیشن کی منظوری سابقہ حکومت کے دور میں ہوئی۔ اس سلسلے میں زمین بھی خریدی جا چکی ہے۔ اتنا عرصہ گذر جانے کے باوجود ابھی تک کام شروع نہیں کیا گیا۔

۲۔ اسوقت جبکہ ڈیرہ زرعی ضلعوں میں شمار ہوتا ہے یہ ضلع صنعتی اعتبار سے ہمیشہ تاریکی میں رہا۔ ہم اہل ڈیرہ اسماعیل خان سی۔ایم۔ایل۔اے کے مشیر برائے صنعت سے اپیل کرتے ہیں کہ اس ضلع پر نظرثانی کرتے ہوئے کپڑے، شوگر اور شیشہ سازی کے کارخانے قائم کئے جائیں۔

فضل محمد عثمانی

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

خستہ حال ویگنیں

مکرمی!

میں آپ کی وساطت سے مارشل لاء حکام کی توجہ ڈیرہ اور دریا خان کے درمیانی سفر کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ دونوں کا درمیانی فاصلہ چودہ میل ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ فاصلہ تین گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔ ڈیرہ اور دریا خان کے درمیان ایک دریا جس پر کشتیوں کا پُل ہے۔ اس راستے پر پرانی ویگنیں چلتی ہیں جو انتہائی خستہ حالت میں ہیں اور ان میں گنجائش سے زیادہ سواریاں بٹھائی جاتی ہیں۔ دس۔بارہ افراد کے بجائے چوبیس پچیس افراد کو ٹھونسا جاتا ہے۔

میں انتظامیہ سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ ان ویگنوں کی حالت بہتر بنائے اور اوور لوڈنگ کی روک تھام کرے اور ویگن کا کرایہ تین روپے سے گھٹا کر کم کیا جائے۔

لطیف الرحمٰن

کمشنری بازار، ڈیرہ اسمعیل خان

گندگی اور پانی کا مسئلہ

مکرمی!

ہم آپ کے رسالے کی وساطت سے منچن آباد کی بلدیہ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ یہاں پر سڑکیں ناکارہ اور اونچی نیچی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حادثات ہوتے رہتے ہیں۔

۲۔ نہر سے لے کر ٹیلیفون آفس تک پختہ نالی نہیں ہے۔ ہمیں مجبوراً گندہ پانی سڑک پر پھینکنا پڑتا ہے اور آنے جانے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور نمازیوں کے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ ہم نے کئی بار مقامی انتظامیہ کی توجہ اس طرف دلائی لیکن کسی نے نہ سُنی۔ تہہ بازاری والے روزانہ چار آنے لے جاتے ہیں اور ہر ماہ کے بعد چار روپے بھی لے جاتے ہیں کیا یہ قرینِ انصاف ہے؟

ہم مقامی بلدیہ سے اپیل کرتے ہیں کہ پانی کے نکاس کے لئے نالیاں بنائی جائیں۔

محمد یٰسین سائیکل ورکس }
محمد رفیق ٹی سٹال }

ریلوے روڈ۔منچن آباد

بسوں میں فحش ریکارڈنگ

مکرمی!

میں آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے مارشل لاء حکام اور انسپکٹر پولیس پنجاب سے بسوں ویگنوں میں ریکارڈنگ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

بسوں میں ٹیپ ریکارڈ اور ریڈیو سے فحش فلمی گانے اونچی آواز سے بجائے جاتے ہیں بسوں کے اندر شرفاء کا سفر کرنا انتہائی مشکل ہو چکا ہے قوم کا پہلے ہی اخلاق تباہ ہو چکا ہے۔

اور مزید ستم یہ ہے کہ بسوں کو عموماً تیز چلایا جاتا ہے۔ اور پھر جب ڈرائیور حضرات ایک فلمی گانا ختم کرنے کے بعد دوسرا گانا بدلتے ہیں تو بس بے قابو ہونے کا شدید خطرات رہتا ہے ایسا ہی ایک واقعہ مورخہ ۸ اپریل کو چیچہ وطنی سے فیصل آباد پیش آیا۔ بڑی مشکل سے بس قابو میں آئی ورنہ خدا جانے کتنے لوگ موت کے منہ میں جا چکے ہوتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بسوں میں ریکارڈنگ پر پابندی عائد کی جائے۔

ثناء الحق، چنیوٹ

مقدمات واپس لئے جائیں

مکرمی!

ہم آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے مقامی انتظامیہ سے اپیل کرتے ہیں کہ حسب وعدہ طلباء پر قائم مقدمات واپس لئے جائیں کیونکہ انتظامیہ نے یہ یقین دلایا تھا کہ طالبعلم راہنماؤں پر قائم شدہ مقدمات ایک یا دو ہفتے کی مدت کے اندر واپس لے لئے جائیں گے مگر تا حال طلباء پر قائم شدہ مقدمات واپس نہیں لئے گئے۔ ان مقدمات کی وجہ سے طلباء سخت ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں اور امتحانات کی صحیح طریقے سے تیاری نہیں کر سکتے لہذا جلد از جلد مقدمات واپس لے کر طلباء کو ذہنی پریشانی سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ پوری یکسوئی سے امتحانات کی تیاری کر سکیں۔

محمد ادریس انور، بہاولنگر

التماس

تمام ایجنسی ہولڈروں سے التماس ہے کہ وہ تمام بقایا جات ایک ماہ کے اندر اندر ادا کر دیں بصورتِ دیگر ان کے نام اور پتے اسوقت تک ترجمان اسلام میں "بلیک لسٹ" میں شائع کئے جاتے رہیں گے جب تک کہ بقایا جات وصول نہیں ہو جاتے۔ (جنرل منیجر)